

## سرکاری رپورٹ (مباحثات)

## اڑتیس وائے اجلاس

# بلوچستان صوبائی اسمبلی

اجلاس منعقدہ 08 اپریل 2017ء بروز ہفتہ بھر طابق 10 رب المجب 1438 ہجری۔

نمبر شمار	مندرجات	صفہ نمبر
1	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ۔	03
2	رخصت کی درخواستیں۔	04
3	مشترکہ قرارداد نمبر 87 می جانب: سردار رضا محمد بڑیق، سید محمد رضا اور پنس احمد علی اراکین اسمبلی۔	05
4	مشترکہ قرارداد نمبر 88 می جانب: سردار رضا محمد بڑیق سید محمد رضا اور پنس احمد علی صاحب اراکین اسمبلی۔	24
5	سرکاری کارروائی برائے قانون سازی۔	28

## ایوان کے عہدیدار

اسپیکر-----میڈم راحیلہ حمید خان ذرا نی

## ایوان کے افسران

جناب رحمت اللہ جنگ -----سیکرٹری اسمبلی

جناب عبدالرحمن -----ایڈشنس سیکرٹری (قانون سازی)

جناب مقبول احمد شاہواني ----- چیف رپورٹر



## بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 08 اپریل 2017ء بروزہفتہ بہ طابق 10 ربیع المجب 1438 ہجری، بوقت سے پہر 04 بجکر 25 منٹ پر زیر صدارت محترمہ راحیلہ حیدر خان درانی، اسپیکر، بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

میڈم اسپیکر: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز با قاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔  
تلاوت قرآن پاک و ترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ فَلَا تَغْرِبُنَّكُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا وَقَفَةٌ وَلَا يَغْرِبُنَّكُمْ بِاللَّهِ الْغَرُورُ ﴿٤﴾ إِنَّ  
الشَّيْطَنَ لَكُمْ عَدُوٌ فَاتَّخِذُوهُ عَدُوًا طِّ إِنَّمَا يَدْعُوا حِزْبَهُ لِيَكُونُوا مِنْ أَصْلَحِ السَّعِيرِ ﴿٥﴾ الَّذِينَ  
كَفَرُوا لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ وَالَّذِينَ امْنَوْا وَعَمِلُوا الصِّلَحَاتِ  
لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ كَبِيرٌ ﴿٦﴾

﴿ پارہ نمبر ۲۲ سورۃ فاطر آیات نمبر ۵ تا ۷ ﴾

ترجمہ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ - اے لوگو! بیشک اللہ کا وعدہ ٹھیک ہے، سودہ دکھائے تم کو دنیا کی زندگانی اور نہ دغا دے تم کو اللہ کے نام سے وہ دغا باز۔ تحقیق شیطان تمہارا دشمن ہے سو تم بھی سمجھ رکھو اس کو دشمن وہ تو ملا تا ہے اپنے گروہ کو اسی واسطے کہ وہ دوزخ والوں میں۔ جو منکر ہوئے ان کو سخت عذاب ہے، اور جو یقین لاۓ اور کیتے بھلے کام اُنکے لیتے ہے معافی اور بڑا ثواب۔ وَمَا عَمِلْيْنَا إِلَّا الْيَلَاغُ۔

**میڈم اسپیکر:** بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

**جناب رحمت اللہ بھگ (سیکرٹری اسمبلی):** میر مجیب الرحمن محمد حسنی صاحب نے مطلع فرمایا ہے کہ موصوف ناساز طبعت کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قادر ہیں گے۔

**میڈم اسپیکر:** آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

**سیکرٹری اسمبلی:** سردار سرفراز چاکرڈوکی صاحب نے مطلع فرمایا ہے کہ موصوف نجی مصروفیات کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قادر ہیں گے۔

**میڈم اسپیکر:** آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

**سیکرٹری اسمبلی:** مولانا عبدالواسع صاحب نے کوئی سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست دی ہے۔

**میڈم اسپیکر:** آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

**سیکرٹری اسمبلی:** سردار اختر جان میدنگل صاحب نے کوئی سے باہر ہونے کی بنا مورخہ 18 اپریل تا اختتام اجلاس سے رخصت منظور کرنے کی درخواست دی ہے۔

**میڈم اسپیکر:** آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

**سیکرٹری اسمبلی:** میر جان محمد جمالی صاحب نے بذریعہ فون اطلاع دی ہے کہ نجی مصروفیات کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

**میڈم اسپیکر:** آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

**سیکرٹری اسمبلی:** میر میر عاصم رند صاحب نے بذریعہ فون اطلاع دی ہے کہ کوئی سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست سے درخواست منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

**میڈم اسپیکر:** آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

**سیکرٹری اسمبلی:** میر خالد خان لاگو صاحب نے ناساز طبعت کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست دی ہے۔

**میڈم اسپیکر:** آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

**سیکرٹری اسمبلی:** خلیل الرحمن دمڑ صاحب نے کوئی سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی

درخواست دی ہے۔

**میڈم اسپیکر:** آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔ سردار رضا محمد بڑج صاحب مشیر وزیر اعلیٰ بلوچستان جناب سید محمد رضا صاحب اور پنس احمد علی صاحب ارکین اسمبلی میں سے کوئی ایک محکم اپنی مشترکہ قرارداد نمبر 87 پیش کریں۔

**سردار رضا محمد بڑج:** Thank you میڈم اسپیکر! ہرگاہ کے صوبہ میں پلاسٹکس سے بنی ہوئی اشیاء جن میں پلاسٹک کے تھیلے یا تلیں اور دیگر disposable اشیاء شامل ہیں ان کا استعمال عام ہے تب کے تحقیق سے یہ بات بھی سامنے آئی ہے کہ پلاسٹک تھیلوں وغیرہ میں استعمال ہونے اشیاء خوردنوش میں شامل کیمیکلز بھی مضر صحت ہے۔ مزید بہاں اس وقت صوبے میں جعلی مشروبات کی بہتات کی وجہ سے نہ صرف ماحولیات بلکہ انسانی صحت پر بھی اسکے اثرات پڑھ رہے ہیں لہذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ صوبہ کو الودگی سے پاک کرنے اور انسانی صحت کو محفوظ رکھنے ہوئے فوری طور پر اشیاء خوردنوش میں استعمال ہونے والی پلاسٹک اشیاء پر پابندی عائد کرنے کو یقینی بنائیں۔

**میڈم اسپیکر:** مشترکہ قرارداد نمبر 87 پیش ہوئی۔ کیا محکمین میں سے کوئی ایک اپنی مشترکہ قرارداد نمبر 87 کے

admissibility کی وضاحت فرمائیں گے؟

**پنس احمد علی احمدزی:** شکر یہ میڈم اسپیکر! یقیناً یہ ایک بڑی اہم قرارداد ہے، اور جس طرح اس پر پلاسٹک کی اشیاء اور اس سے جو کیمیکل toxic چیزیں ہوتی ہیں۔ اس سے پورے ماحولیات میں اس کا براثر پڑتا ہے۔ ترقی پر زیر مالک میں اس وقت جو polythene bag ہیں یا پلاسٹک تھیلے ہیں ان کو مکمل طور پر ban کیا گیا ہے۔ میڈم اسپیکر! نہ صرف ban کیا گیا ہے بلکہ ایک نیا طریقہ کار بھی استوار ہوا ہے وہ یہ ہے کہ polythene bag کو decompose کرتے ہیں اس کے ساتھ ساتھ ان کے اندر جو کیمیائی اجزاء ہوتی ہیں، اس سے بھی ماحول میں ایک بہت براثر ہوتا ہے۔ اب اس کو جو decompose جو نہیں ہوتا یہ اس سلسلے میں یورپ میں اور خاص کر ترکی میں ایک نئی قسم کی اس پر جو ہے جدت اور ایک نئی قسم کی چیز کو add کیا ہے وہ یہ ہے کہ گندم کا جو آٹا ہے flour-polythene flour کے mix کر دیا گیا ہے، اس کے composition میں یہ ہوتا ہے کہ یہ جب dissolve ہو جاتا ہے اب اس کے essence ہے یہ ہوتے ہیں کہ جب یہ ہو جاتی ہے تو اس سے جو ہے کوئی choking کا یا سورج کے اندر یا اور دیگر معاملات نہیں ہوتے۔ میں

چاہوں گا کہ اس میں جو مضر اثرات صرف یہ polythene bags کا تھیں کا ذکر ہے اس سے ہم تھوڑا سا اس کا دائرہ کار تھوڑا سا مزید بڑھادیں۔ ہم روزانہ منزل والر استعمال کرتے ہیں اور ماشاء اللہ ہم سب جو ہے آپ نے دیکھا ہو گا کہ پلاسٹک کے بولینیں ہمارے ہاتھ میں ہوتی ہیں۔ یہ پلاسٹک کی جو بولینیں ہیں یہ بھی بہت خطرناک ہے۔ اس کا جواہر ہے، ہر پلاسٹک کی بولیں کو اگر ہم backside پر اگر دیکھیں تو ایک کوڈ ہے PET اب اس کے پانچ گریڈ ہے 1.1 سے لیکر 5 تک جتنا بھی نرم پلاسٹک ہو گا وہ اتنا ہی خطرناک ہے، اور جتنا ہی سخت پلاسٹک ہو گا وہ صحت کیلئے اتنا ہی بہتر ہے۔ کیونکہ جتنا ہی اس کی density کم ہو جاتی ہے، سورج کی جو ultraviolet شعاعیں ہیں وہ اسے لگتی ہے اور یہ heatup ہوتی ہے اور یہ بھی کینسر کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے تو لہذا اس قرارداد میں polythene bags کے ساتھ ہم وہ تمام جو پلاسٹک کی اشیاء ہیں چیزیں ہیں اُس کو بھی بند کر دیں اور اور ایک حالیہ دنوں میں ایک بڑی ریسرچ ہوئی ہیں اور اُس ریسرچ میں امریکہ نے اپنی coast pacific ہے، اس میں organization کو involve کیا ہے اور انہوں نے اس چیز کا data collect کیا ہے کہ یہ پلاسٹک کے بیگ اور پلاسٹک کے جو منزل وال ٹرزاں ہیں اور اس کے جتنے بھی چیزیں ہیں یہ پانی کے اندر جو sea sure line ہیں اس میں کس حد تک وہ جمع ہو رہی ہے اور خطرناک حد تک ایک خطرناک حد تک یہ پلاسٹک کے بولینیں جو ہیں وہ ہماری ocean lines ہے جو بڑی endanger ہو رہی ہے وہاں کی۔ اور وہیں مچھلیاں اور دیگر یہ بھی سب کہتے ہیں کہ پلاسٹک بولیوں کی وجہ سے تو لہذا ایک ایسا طریقہ کا راستوار ہونا چاہیے کہ جو پلاسٹک کے polythene bags یادگار وہ چیزیں ہیں ایک ہمارے پاس ایک ایسی اخباری قائم ہونی چاہیے جو chemically ان چیزوں کو ٹیکسٹ کر دیں اور اس ٹیکسٹ کے بعد جو ہے یہ دیکھیں کہ اُس پلاسٹک یا polythene bags میں کوئی condemnation یا جو یہ impurities ہے یہ کمیکل ہے کس حد تک ہے اور کس طرح ہم اس کو کنٹرول کر سکتے ہیں۔ thank you۔

**میڈم اسپیکر:** جی آغا رضا صاحب۔

**آغا سید محمد رضا:** شکریہ میڈم اسپیکر! پس احمد علی صاحب نے بہت خوبصورتی سے انتہائی detail میں ساری انفارمیشن دی صرف اتنا add کرنا چاہوں گا کہ جو polythene pack بولینیں ہیں یا استعمال کی چیزیں ہیں اُس میں مختلف codes لگی ہوئی ہیں اس میں recycling کا بھی ایک کوڈ ہے جو کہ 7 تک ہے۔ اور اسی طرح جیسے انہوں نے کہا ہے کہ درجہ بدرجہ کس قدر خطرناک یہ ہو سکتی ہیں یہ چیزیں بعض کمکل ایسے ہیں کہ بہت آسانی سے پانی میں dissolve ہو کے

پھر وہ intestine میں بہت لمبے عرصے تک وہ chemicals رہتی ہیں جس کی وجہ سے پھر کینسر کا خطرہ اور بہت سارے دوسری بیماریاں بھی بڑھتی ہیں۔ صحت پر مضر صحت اثرات کے حوالے سے، بہت ہی خوبصورتی سے بات کی، marine life کی بات کی۔ اب میں آتا ہوں کوئی شہر کی طرف جہاں پلاسٹک تھیلوں کی بہتان ہے۔ آپ دیکھے گا جب ہوا چلتی ہیں ظاہر ہے کوئی میں ہوا بہت تیز چلتی ہے، جہاں کوئی خارتار باڑگی ہوئی ہو یا کوئی پودا ہو خصوصاً گلاب کا جس میں کائنے ہوتے ہیں ہر طرف لگتا ہے جیسے پلاسٹک اگائے ہو، اور بارش کے بعد تو حالت شہر کی خراب ہو جاتی ہے۔ ان ساری چیزوں کو منظر رکھتے ہوئے نہ صرف پلاسٹک تھیلے بلکہ جو کھانے پینے کے چیزوں میں ہم استعمال کرتے ہو ہیں پلاسٹک کے اشیاء ان پر پابندی لگا کر اور انہوں نے جیسے بات کی pack کی درست ہے جیسے بڑی کمپنیاں ہوتی ہیں، پوری دنیا میں جو مر جہاں کی قوانین کے مطابق نباتی گئی بولیں ہوتی ہیں یہ نہیں کہ وہ dangerous نہیں ہے وہ بھی ہے لیکن کسی حد تک اُس میں risk elements کم ہے، لیکن لوکل brands جو ہیں جس کا کوئی پر سان حال نہیں ہے، کچھ نہیں پتہ کہ وہ پلاسٹک کی بولیں کس معیار کی ہے، کس طرح بنتی ہیں، جس طرح انہوں نے کہا کہ بے شک کوئی اس طرح کی کمیٹی یا ادارہ ہو جو کہ ٹیڈی کر کے بتایا ہو recycling کے اُن بولوں میں اور خصوصاً I am hundred percent sure جو disposable اشیاء ہیں اُس میں بہت ساری ایسی چیزیں نکل آئیں گی جو کہ خوفناک حد تک صحت کیلئے مضر ہونگے

—thank you very much.—

**میدم اپسکر:** جی زمرک خان اچکزئی صاحب۔

**انجینئر زمرک خان اچکزئی:** شکر یہ میدم اپسکر قرارداد تو بہت اہم قرارداد پیش ہوا ہے۔ پنس صاحب نے بھی جو بات کی اور جو technical اُس کی جو نقصانات تھے یا جو طریقہ تھے انہوں نے بتایا آغا صاحب نے۔ میں اس detail میں صرف اتنا کہون گا کہ، بہت پہلے سے اس پر پابندی بھی لگی تھی پچھلے گورنمنٹ میں بھی اور اُس سے بھی پہلے یہ جو تھیلے ہیں اُس پر پابندی لگی تھی لیکن اُس وقت اس پر عمل درآمد اس طرح نہیں ہوتا ہے جس طرح ہونا چاہیے۔ جس میں اس میں لوکل گورنمنٹ کی بہت بڑی اُن کی کارگردگی ہے کہ وہ اس کو control کر لے۔ لیکن اس میں، میں صرف اتنا کہوں گا کہ یہ جو انہوں نے تین چار چیزیں سب کچھ کہا ہے جن میں پلاسٹک تھیلے بولیں اور دیگر disposal اشیاء۔ میں صرف اتنا کہوں گا کہ ہم اتنے ترقی یافتہ ممالک میں ابھی شمار نہیں ہوتے ہیں کہ ہماری جتنے بھی چیزیں ہیں اس میں ہمارے جو باہر سے آتے ہیں یہاں پر بنتے ہیں جس طرح پانی کی بوتل ہیں جس طرح آپ کے health جو جتنا بھی syringes ہیں یا جو بھی میڈیسین آتیں ہیں جو disposable ہوتے ہیں تو اُس کے لیے ایک تبادل ہم نے راستہ تو ہم نے ڈھونڈنا ہو گا، چلو ہم نے بند کر دیا پانی

کی بتلیں ہم نے بند کر دیں تو یہ پانی کس چیز میں آئے گا؟ کیا ہم وہ پانی خرید سکتے ہیں جو شیشے کی بتلیں میں آتی ہیں؟ کیونکہ اگر یہاں پچاس روپے کا چھوٹا بتل آپ کو nestle کا ملتا ہے اگر آپ شیشے والی بتل لینگے تو وہ دوسروپے کی ملے گی۔ یہ تو بہت مہنگی ہو جائے گی۔ میں صرف اتنا کہوں گا کہ ہم start اس چیز سے لے لیں جس پر ہم عمل درآمد کر سکتے ہیں۔ آپ disposable چیزیں جو ہمارے جو ہے health Minister صاحب بیٹھے ہوئے ہے آپ کا 80% جتنے بھی دوائیاں آتی ہے جو خطرناک قسم کی ہوتی ہیں جو فریج میں پڑھی ہوتی ہے وہ زیادہ تر disposable ہوتی ہیں اور وہ پلاسٹک کی چیزوں میں ہوتی ہیں۔ ہمیں وہ آگاہی ہم چلانا چاہیے لوگوں کو یہ سمجھانا چاہیے کہ یہ چیزیں آپ ہر جگہ نہ پھینکیں۔ آپ کا سیورٹی سسٹم ان سے بند ہوتا ہے، آپ اگر سڑکوں پر باہر جائیں گے آپ کے درختوں میں جو ہے ہوا جو ہے وہ پورا درخت جو ہوتے ہیں وہ تھیلوں سے بھرا ہوتا ہے۔ ہمیں ان لوگوں کو یہ کرنا چاہیے ہمارے لوکل گورنمنٹ کو ہماری جو یہاں پر department environment جو ہے اُن کو یہ کرنا چاہیے کہ یہ تھیلوں پر پابندی لگائیں، تھیلوں پر بالکل لگائیں۔ لیکن اگر تھیلوں استعمال ہوتے ہیں وہ سارے آپ کو کہتے ہیں دیکھوں یہ جو آپ کے سیلانی نالے ہیں یہ سارے تھیلوں سے بھرے ہوتے ہیں۔ آپ کے سیورٹی سسٹم جو ہے وہ سارے ان سے بند ہو جاتا ہے تو ان چیزوں پر پابندی لگانا چاہیے۔ میرا مقصد یہ نہیں ہے اگر وہ ہم اُن کا کوئی متبادل راستہ ڈھونڈ سکتے ہیں کہ جی ہم اگر بٹول چیزوں پر پابندی لگائیں تو اُس کا متبادل کیا کریں گے؟ ہم کیا سسٹم اپنا کیا کریں گے؟ تو میں کہتا ہوں کہ اس طرح نہ ہو کہ یہ ہمارا قرارداد غیر موثر ہو جائے ہمیں اس طریقے سے جانا چاہیے step by step جانا چاہیے۔ اگر ہم تھیلوں پر پابندی لگائے اُن پر عمل درآمد شروع ہو جاتا ہے تو دوسرے step پر جاتے ہیں پھر تیسرا step پر جاتے ہیں۔ تو اس پر آپ غور کر لے کیا کس طریقے سے ہمارے جو محکیں ہیں وہ کس طریقے سے اس میں کوئی تبدیلی لا سکتے ہیں کہ اگر صرف تھیلے ہو اور باقی چیزوں کا ایک آگاہی ہم چلا جائے اور لوگوں کو سمجھایا جائے کہ ان چیزوں کا خیال رکھنا چاہیے اور ہر جگہ نہیں پھینکنا چاہیے۔

**میڈم اسپیکر:** جی سردار عبدالرحمٰن کھیتان صاحب! ڈاکٹر صاحبہ ان کے بعد آپ کو دیتی ہوں۔

**سردار عبدالرحمٰن کھیتان:** شکریہ میڈم اسپیکر! یہ جو قرارداد لائے ہیں یہ بہت ہی اچھی اور medically میرا خیال ہے صحت کے حوالے سے اس سے بہتر قرارداد ہوئی نہیں سکتی۔ لیکن اس کا تھوڑا سا میں background میں جا ہو گا جیسے میرے فاضل دوست نے کہا کہ اس وقت سب چیز ہی پلاسٹک کی ہو گئی۔ مزے کی بات میڈم اسپیکر! آپ نے دیکھا ہو گا سو شل میڈیا پر China کی معیشت بہت تیزی سے ترقی کر رہی ہے۔ اُس کی اس ترقی میں اُس نے اندھے بھی پلاسٹک کے بنانا شروع کر دیے۔ اور اندھیا میں اُس کی اتنی سپلائی کی ہے کہ وہ سارا میڈیا پر آگیا ہے کہ وہ اندر جو white سی جلی ہوتی

ہے وہ پلاسٹک کی ہے مصنوعی ہے، مصنوعی تو نہیں کہہ سکتے انڈے ہیں پتہ نہیں اُس میں کیا کیا کیمیکل ڈالیں ہیں وہ بھی پلاسٹک کے اور پچھلے دنوں مارکیٹ میں گو بھی آئی ہے جو بندگو بھی تھی وہ بھی پلاسٹک کی اُس کے پتے پلاسٹک کے، بڑی زبردست قسم کی۔ تو جہاں تک پلاسٹک کے bags کا یہ تو بہت سالوں سے اس پر پابندی ہے۔ پاکستان میں قانون تو بنادیے جاتے ہیں پھر ہم بار بار اسمبلی میں اُس کے نئے سرے اُس کا سلسلہ شروع کر لیتے ہیں۔ مسئلہ implement کا ہے کہ اُس پر عمل درآمد کتنا ہوتا ہے میڈم اسپیکر! اب ہم پورے پاکستان کے level اپر یا بلوچستان کے level اپر لے تو corporation کے اُس میں بھی ہے پابندی، صوبائی حکومت کی طرف سے بھی پابندی ہے کہ پلاسٹک کے اور جو چیز آپ carry کر رینگے وہ کاغذ کی bag، اچھا کچھ عرصہ اُس پر سختی ہوتی ہے پھر خیر خیریت ہو جاتی ہے کوئی بھی مہم شروع ہوتی ہے اُس کو بڑا اچھا لاجاتا ہے کہ جی ہم نے یہ کر دیا ہم نے وہ کر دیا ایک ہفتے تک وہی نئی نولی ڈین والا حساب ہوتا ہے اُس کے بعد پھر وہی گھروہی خاتون وہی سلسلہ وہی ڈین پھر وہ سارا سلسلہ ختم ہو جاتا ہے۔ اب پلاسٹک کی آپ سعوی وغیرہ میں میڈم آپ بھی گئی ہے وہاں پر جو بھی Juices وغیرہ ہے آپ کوشش کے اُس میں ملتے ہیں even وہ جو حرم میں cup ہے وہ بھی گئے type کی چیز ہے اور اُس پر بھی منع ہے کہ اُس میں جو گہوا یا کافی ہے گرم چیز ڈالیں گے تو اُس کا وہ reaction شروع ہو جاتا ہے اور اُس میں cancer کے وہ سارے، لیکن یہاں پر ہماری صورت حال یہ ہے پاکستان میں خاص کر بڑے شہروں میں Mummy Daddy یہ disposable چیز بھی ہیں وہ disposable کانٹا disposable چیز ہے کہ ابھی ہم لوگوں کو تو وہ برگزش کریے پیزے وغیرہ کھانے نہیں آتے وہ تو ٹوٹ جو آج کی نسل ہے نئی وہ ان چیزوں پر depend کرتی ہے روٹی پتہ نہیں گھروں میں بہت کم کپتی ہیں۔ میں اس کو لے جا ہونگا آج سے 14 سو سال کی پہلے کی حدیث میں کہ مٹی کے برتن، چاہیے وہ پینے کے لیے ہیں یا پکھانے کے لیے ہیں، ہمارے رسول کریم ﷺ کی حدیث ہے کہ مٹی کی برتن استعمال کرے اُس میں صحت کے لیے مٹی شامل ہوتی ہے جو ہمارا وجود ہے جس چیز سے ہماری وجود بنایا ہے خاک سے وہ ہماری ضرورت کے لیے وہ مٹی شامل ہوتی ہے تو یہ جو وٹامن کی کمی جس کو cancer کا نام دیا جاتا ہے اس کا وجود بھی نہیں ہو سکتا ہے۔ تو میری گزارش یہ ہے میڈم اسپیکر! کہ جیسے زمرک خان نے فرمایا ہے کہ یہ ٹوٹ آپ ایک جو محک ہے یہ لا کیں گے کہ جی disposable گلاس بھی بند cup ہے بند چیز بھی بند تو میرا خیال ہے اس کے against میں یہی جو آج کی نسل ہے میڈیڈی یہ سارے روڑوں پر آ جائیں گے کہ جی ہماری خوراک بند ہو گئی اور ہم کس چیز میں کھائیں؟ بجائے اس کے یہ initial stage پر ہم اپنے باقی شہروں میں بھی مطلب چھوٹی جگہوں پر بھی یہ shopper، shopper فروٹ بھی اُس میں ہے سبزی بھی اُسی میں ہے even صحیح کو دو دو حصی بھی اُسی میں ملتا ہے۔ چائے جو ابھی ہم carry کرتے ہیں کسی جگہ فلاں جگہ کی چھائے اچھی ہے ہوٹل سے وہ بھی پلاسٹک کے، وہ bag میں آتی ہے۔

ہے تو کم از کم یہ bag پر strictly shopper or bag، یہ قرارداد کی حمایت کرتے ہوئے اس کو مشترکہ قرارداد کی صورت میں لا کے آپ کے good office سے ایک direction چلی جائے، ہمارے صوبائی دارالحکومت کی حد تک اور چلی جائے provincial government ہمارے وزیر صحت تشریف رکھتے ہیں ان کے توسط سے کہ یہ خود نوجوان ہے energetic ہے خوبی کل پڑھے اور اس پر ہم بھی اس کا ساتھ دینے کو تیار ہے۔ کم از کم کوئی کوئی یہ جو blockage ہے نالیاں بند ہو رہی اربوں روپے خرچ ہو رہے ہیں، اس مصیبت سے بھی جان چھوٹ جائے اور plus یہ حفاظان صحت کے حصولوں کے مطابق یہ سلسلہ بھی بن جائے گا۔ ابھی تو میرا خیال ہے میں سردار اسلام یہ ہم لوگوں کی ابھی retirement کے دن آگئے یہ ہمارے جو بچے ہیں ابھی سارے یہ دیکھ رہے کارروائی بھی دیکھ رہے ہیں آپ کا بھی چھوٹا بھائی بیٹھا ہوا ہے ابھی ان کی باری آرہی ہیں یہاں پر وہ عرب کہتے ہیں شباب ہی شباب ہو گا۔ تو میں تورمت کو بڑا full fledged ہوں تو یہ energetic ہے کہیں دورے شورے کرتے رہتے ہیں۔ تو میری گزارش ہو گی کہ، قرارداد ضرور چلی جائے ہم خود میدین میں نکل پڑھے یہ جہاد ہے میڈم اسپیکر! ہم تو اپنی زندگی گزار چکے ہیں 10,5 سال یہ grace period ہے 15 سال چلے گا جو ہماری آنے والی نسل ہے اس کے لیے ہم کچھ چھوڑ کے جائے۔ اور ان چزوں پر مطلب ہے کوئی compromise نہ ہو، چاہے municipal magistrate ہے اس کو بھی کہ بھائی باقی جگوں سے جو تم نے کھانا پینا ہے کرلو اس پر کھانا پینا بند کرلو یا کار پوریشن کا عملہ ہے یا سینیٹری کا جو بھی staff ہے۔ تو اس پر مطلب ہے جس طریقے سے آپ بہتر سمجھتی ہے۔ thank you very much.

میڈم اسپیکر: ٹھیک ہے۔ ڈاکٹر شمع اسحاق صاحب!

ڈاکٹر شمع اسحاق بلوچ: thank you madam speaker۔ کیونکہ جو قرارداد آئی ہے بہت ہی اہم ہے اور میں یہ سمجھتی ہوں کہ اس پر ہم سب کو بات کرنی چاہیے۔ اسلام میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بھی کہا ہے کہ اگر مجھ سے سب سے پہلے جو چیز مانگو وہ صحت ہے۔ اب یہاں پر صحت کی بات آتی ہے تو میڈم اسپیکر! بہت سی چیزیں ایسی ہے کہ اگر ہم اس کے بارے میں بات کرے تو کم ہو گا۔ یعنی کے جو کھانے پینے کی چیزیں ہے جو خریدنے کی چیزیں ہے جو ملاوٹ ہو رہی ہے جو مسالاجات میں ملاوٹیں ہو رہی ہیں۔ اگر ہم ان تمام چزوں پر بات کرے اور انہوں نے کہا ہے انخیز صاحب نے کہ کیا ہو گا نہ اس مسئلے کا حل کیا ہو گا؟ بات چیت کے ذریعے مسائل کا حل نکلتا ہے آج میں یہ بات کروں گی یہ بات میڈیا کے ذریعے لوگوں تک پہنچے گی تو وہ ضرور پلاسٹک کی بوتل میں یا پلاسٹک کی تھیلے میں یا جو چیز آج ہم یہاں پر بات کریں گے وہ اس سے انکار کریں گے اور وہ شاید اس کو لے بھی نہ۔ ضروری نہیں ہے کہ پلاسٹک کی بولیں ہر جگہ آپ دیکھئے کہ اب ششے کی بولیں آگئی ہیں ان

کی قیمتیں کم کی جاسکتی ہے یہاں پر پانی کا مسئلہ ہے۔ اگر ہم دیکھے مسالا جات کو تو یہ وہ مسالے ہیں جو کہ سرخ انبوں کو پیس کے مرے پر بنائی جائی ہیں۔ پتی کو اس میں blood شامل کر کے جانوروں کا اس کو جو ہے ہمارے لیے استعمال کیا جا رہا ہے، ہم لیتے ہیں تو teabag teabag کو اگر کھولتے ہیں تو اس کے اندر سے کیڑے نکل آتے ہیں، مطلب یہاں تک حالات یہاں ہے کہ اگر آپ فروٹ لینے جاتے ہیں جو تربوز یا خربوزہ ہوتا ہے اس کے اندر بھی انہوں نے injection سے جو ہے مٹا developed کرنے کی کوشش ہوتی ہے۔ ابھی آپ خربوزہ نہیں لے سکتے ہیں آپ تربوز نہیں کھا سکتے ہیں کھیر انہیں کھا سکتے ہیں آپ strawberry strawberry کے اندر بھی انہوں نے injections کے ذریعے بھی جو کے tv میں ایک چینل دیکھا رہے ہیں ہم اس channel کے بہت مشکور ہے کہ وہ یہ چیزیں عوام کے سامنے لے کر آ رہے ہیں وہ injectable ہے۔ ابھی ہم نے strawberry کھانی چھوڑ دیں ہیں، ہم نے فروٹ کھانے چھوڑ دیں ہیں بس وہاں سے لیتے ہیں جہاں پر درخت سے لکھا ہو یا خود جا کے لے لیں۔ اب ان تمام چیزوں کا سد باب کیا ہے؟ ہم یہ دیکھتے ہیں اگر ہم اس طرف جاتے ہیں کہ یہ جو syringes دیکھے پڑھے ہوئے ہیں اور بچے ان کو لے کرتے ہیں اور پھر وہ Hepatitis B پچے چُن رہے ہیں باقاعدہ کھرے سے، بھائی hospital میں جگہ جگہ آج کل disposable an کو کر دیا جاتا ہے off dispose کر دیا جاتا ہے، میں جس hospital میں تھی وہاں پر dispose off کر دیا جاتا تھا کیونکہ immediately injection ہے وہ very dangerous ہے انسان کے لیے اگر اس کو دوبار کسی انسان پر لگا دیا جائے۔ تو ہمارے یہاں پر injections بھی پڑے ہوئے ہیں، پلاسٹک کے تھیلوں کی تو بھر مار ہے، آپ دیکھے اسلام آباد میں پلاسٹک کے تھیلے کی پر نظر نہیں آتے ہیں۔ پلاسٹک کے تھیلوں پر ban کر سکتے ہیں، Cantt میں آپ جائے وہاں پر بھی پلاسٹک کے تھیلے نہیں ہے۔ کچھ ایسی چیزیں ہے جو کہ immediately ہو سکتے ہیں۔ پلاسٹک کے تھیلوں پر پابندی لگائی جاسکتی ہے وہ دوسرے تھیلے آج کل use ہو رہے ہیں کاغذ کے بننے ہوئے ہیں وہ جو ہے وہ immediately ہم use کر سکتے ہیں۔ یہ جو سبزیاں اور fruits میں یہ جو injectable کر کے انکوڈے رہے ہیں ان پر فوراً پابندی ہو جائے ان کے director کو اگر آپ آج ہی بلا کے اور ان کو بتائیں کہ ان کو چیک کرے آج ہی اس پر عمل درآمد ہو سکتا ہے۔ سبزیاں جس پر پہلے بھی ہم نے بات کی تھی کہ جو سبزیاں گندے پانی سے اگھائی جائی ہے بلے آپ اگھائیں لیکن recycling کرے پورے دنیا میں recycling ہو رہی ہے۔ تمام چیزیں یہ جو ہم کھا رہے ہیں ہم یہاں پر ہم بہت خوش ہے کہ شاید ہم جو ہے اب یہ صحت منی ہے، اب اگر یہ آپ دیکھ لے Nestle Juices کے last Juices کی اندر سے میں کیڑے نکل رہے ہیں۔ یہ بہت ہی ایک اچھے میڈیا چینل نے ہمیں دیکھایا ہے کہ جس کہ ہم مشکور ہے کہ ہمارے بچوں نے وہ Juices پینے Nestle کی چھوڑ دیے

ہیں۔ بہت سی ایسے چیزیں ہے میڈم اگر میں یہاں پر بات کروں کہ یہ صحت کے لیے مضر ہیں جو Micro Ovens نے گھروں میں رکھا ہوا ہے، Micro Ovens پھر جس ڈبے میں ہم اُس کو لے کے اُسے گرم کرتے ہیں وہ heat up جب ہوتے ہیں تو پلاسٹک جو ہے اُس کے اندر use ہو جاتی ہیں۔ Aluminum کے بتنوں میں جو کھانا پکھایا جاتا ہے جو چیز سے ہم اُس کو پکھاتے ہیں اور وہ چیز اور aluminum touch جت ہوتے ہیں ایک دوسرے سے اور وہ کھانے کے اندر mix ہوتے ہیں تو انہائی dangerous ہے۔ میں آج یہ بات اس فلور پر اس لیے بھی بتانا چاہتی ہوں سر در صاحب نے بھی جو بات کی کہ مٹی کے برتن وہ بھی بہت اچھے ہیں لیکن پھر لکڑی کے چیز use کیے جائے تو پھر وہ صحت کے لیے مضر نہیں ہونگے۔ کم از کم وہ جو aluminum اُس کے اندر mix ہو رہا ہے کھانے کے اندر وہ انہائی dangerous ہے اُس کو کھانے سے آہستہ آہستہ انسان جو ہے وہ موت کی طرف چلا جاتا ہے۔ تو میں سمجھتی ہوں کہ پچھلے وقوف میں پچھلے دوروں میں لوگ جو تھے صرف بڑھاپے سے مرتے تھے آج لوگ بیماریوں سے مر رہے ہیں اور اُس کی سب سے بڑی وجہ گھروں میں microwave ovens ہیں گھروں کے برتن ہے۔ ہم سب آج بھی اپنے گھروں کے برتن پلاسٹک پینک دے اور مشتبہ کے برتن استعمال کرنا شروع کر دے۔ آج سے ہی ہم اپنے گلاس پھینک دے اور ہم مشتبہ کے گلاس استعمال کرنا شروع کر لے۔ ہم اپنے بچوں کو بتائیں کہ جب آپ باہر جاتے ہیں تو آپ Junk Foods لے آپ گھروں کی فوڈ وہ جو ہے استعمال کرے۔ جو تیل میڈم راحیلہ! ایک بار جس تیل کو گرم کیا جاتا ہے اُس میں french fries ہو یا nuggets ہو یا جو بھی چیز ہتھیں ہیں اگر اُس کو دوبارہ گرم کر دیا جائے تو اُس میں پھر cancer کے virus آنے شروع ہو جاتے ہیں۔ اور پھر وہ آہستہ آہستہ develop ہو جاتے ہیں۔ تو بہت سی ایسی چیزیں ہیں خوردنوш کی اشیاء ہے بولیں ہیں ان پر میں سمجھتی ہوں کہ اگر پابندی لگادیں جائے تو لگاسکتے ہیں کیوں نہیں لگائی جاسکتی ہے جو صحت کے لیے مضر ہے اُسے ہم کر سکتے ہیں۔ کیوں نہیں کر سکتے ہیں why not۔

**میڈم اسپیکر:** ٹھیک ہے ڈاکٹر صاحبہ۔ جی نصر اللہ زیرے صاحب! پہلے نصر اللہ صاحب کو پھر سردار صاحب آپ کو۔

**جناب نصر اللہ خان زیرے:** thank you میڈم اسپیکر صاحبہ! جو قرارداد یہاں لائی گئی ہے بہت اہمیت کی حامل ہے کافی دوستوں نے اس پر سیر حاصل بحث کی ہے۔ میں ایسا ہے کہ بہت ساری قراردادیں منظور بھی ہوتی ہیں۔ لیکن جو متعلقہ departments ہے جن کے لیے قوانین بنائے گئے ہیں۔ وہ عمل درآمد نہیں کر سکتے ہیں ہمارے جتنے بھی ادارے ہیں ابھی یہ بہت سارے کام related health department سے ہے بہت سارے کام ہمارے وزارت داخلہ سے ہے تو وہ جو ادارے وہ کام نہیں کرتے ابھی ڈاکٹر صاحبہ نے کہا کہ بارہاں ہم نے یہ کہا ہے کہ یہاں پر بہت ساری related

جگہوں پر گندے پانی سے یہاں سبزیاں اگانی جاتی ہیں اب بھی ہے بار بار ہم نے کہا اس پر resolution بھی پاس ہوا ہے لیکن یہ کس کی ذمہ داری ہے۔ متعلقہ ایک department تو ہے کون سا department ہے جو ان سبزیاں کے اگانے کو روک دے۔ یہ فوری مسئلہ ہے آپ کے اسمبلی سے دو furlong تین furlong کے فاصلے پر اگانی جاتی ہے۔ یہ تو کم از کم روك دیں کونسا یہاں پر department related ہے؟ یہ health ہے یا آپ کے وزارت داخلہ سے related ہے؟ ان دو میں سے کسی کا تو ہو گا وہ اپنی ذمہ داری تو پوری کریں کم از کم یہ باقی جو یہ قرارداد صحیح ہے یہ اس پر ہونی چاہئے ہم اس کی حمایت کرتے ہیں۔ میری آپ سے request یہ ہے کہ آپ نے بھی اس پر بات کی ہے۔ جب آپ MPA تھی کہ ان سبزیاں اگانی جاتی ہے کم از کم یہ تو ختم کر دیں۔ اس پر آپ ایک رولنگ آپ پاس کر دیں۔ میڈم اسپیکر thank you

**میڈم اسپیکر:** جی سردار اسلام بزنجو صاحب!

**سردار محمد اسلام بزنجو (وزیر راعut):** شکر یہ میڈم! میرے خیال میں ایوان میں کوئی ایسا ممبر نہیں جو اس کی مخالفت کریں۔ لیکن میں سمجھتا ہوں یہ بحث فضول بحث میں ہم لوگ جا رہے ہیں۔ جو مقصد کا بحث ہے ابھی جیسے زیرے صاحب نے فرمایا میں اس کی بات کو آگے بڑھنا چاہتا ہوں اس پر عمل درآمد ہو، ابھی قرارداد تو ہم پاس کر دیں گے۔ سبزیوں کے بار میں زیرے صاحب فرمایا وہ بھی پاس ہو جائے گا۔ عمل درآمد اس پر نہیں ہوا، جہاں تک اس کی بات ہے یہ باقاعدہ قرارداد ابھی ہم لوگ بولے کہ جی ہم لوگ لکھی کے برتن میں کھائے ہم لوگ مٹی کے برتن میں کھائے چھوڑوں اُس کو اپنے جگہ پر چھوڑوں آپ مہربانی کریں اس قرارداد کو پاس کریں۔ یہ اسمبلی کا کیوں time ضائع کرتے ہیں خانہ time ضائع تو اس کو پاس کر کے اس پر عمل درآمد کریں۔

**میڈم اسپیکر:** جی سردار صاحب آپ کا point آگیا سردار صاحب تمام ممبرز بولنے کا حق رکھتے ہیں وہ ہاتھ کھڑا کرتے ہیں بولنے نہ دیں وہ پھر وہ کرتے ہے وہ آپ کو پتہ ہے جی میر عاصم کر گیلو صاحب۔

**میر محمد عاصم کر گیلو:** مہربانی اسپیکر صاحب! جو مشترکہ قرارداد نمبر 87 ہے سردار محمد رضا صاحب کی طرف سے یہ بالکل انتہائی اہمیت کا حامل ہے آپ دیکھے محترمہ جتنے بھی کوئی کے جو نالیں ہیں۔ گلیوں میں وہ جو نالیاں ہیں سارے پلاسٹک سے بھرے ہوئے ہیں اور اسی وجہ سے بند ہے۔ اس سے پہلے بھی اس پر Ban لگایا گیا تھا۔ مگر جیسے ہمارے زیرے بھائی کہتے ہیں۔ کہ کیا وجہ ہے کہ اس پر implement نہیں ہوتا؟ آپ سریاب جائے جو کوئی کے قدم پہلی آبادی ہے کچی بیک ادھر دیکھے تین تین فٹ چارچار فٹ جو لیٹرین کی گندگی ہے اُس نالیوں میں ہے میں پچھلے دفعہ ایک فاتح خوانی کے لیے آپ محترمہ

یقین کریں 4x4 گاڑیاں ہے ہمارے میری سارے پھنس گئے اُس میں۔ تقریباً 4 فٹ بالکل گاڑی اس میں پھنس گیا۔ پھر میں نے کہا گاڑی کو آپ نکلیں میں وہاں سے پیدل گیا ہوں فاتح خوانی کرنے کے لیے اور تقریباً نہ وہاں پر نالیوں کی وجہ روڈ نظر آتا ہے، نہ وہاں پر tuff tile وہ نظر آتے ہیں۔ ساری گندگی پلاسٹکوں کی وجہ سے بالکل تباہ و برباد ہے یہ دوسرا کلی بنگلوئی ہے اُدھر میں گیا تھا پلاسٹکوں کے آمبار لگے ہوئے ہیں۔ نالی تو بالکل پیک ہے اُسمیں اگر محترمہ آپ اس پر اسمبلی کی ایک کمیٹی بنائے وہ جا کر دیکھئے کہ وہاں پر کیا حال ہے۔ ہمارے جو main نالیں ہے وہ بھی سارے بند پڑے ہے۔ محترمہ اس سے جتنے بھی ہمارے جانور ہیں وہ مر رہے ہیں میں آپ ایک مثال دوں ہمارے گھر میں گائے ہوتا تھا وہ پلاسٹک کھایا اس سے پہلے تدرست تھا وہ مر گیا اس کے بعد میں نے قصاب کو بلا یا قصاب کو بولا کس وجہ ہے ہوا ہے؟ اس کا تھوڑا پیٹ کاٹے جب اُس کا پیٹ کاٹا گیا اُس کے تو اُس کے پیٹ سے پلاسٹک نکلا۔ وہ اس وجہ سے بہت تکلیف میں تھی تو محترمہ ہمارے جو گندے پانی سے یہ فصل اُگائے جاتے ہیں سبزی سلاadoغیرہ لوگ تو بہت شوق سے ہٹلوں میں کھاتے ہیں۔ اور ان کو پہنچیں ہے یہ کس گندے نالیوں سے جو ہسپتال ہے ہمارے ان کی نالیوں کا پانی اُدھر جاتا ہے تو محترمہ یہ جو فصل اُگاتے ہیں وہ اس سبزیوں کو نہیں کھاتے ہیں جو خود اُس کی کاشت کاری کرتے ہیں۔ مگر وہ پورے بازار میں سب کو supply کرتے ہیں sale ہوتا ہے اور اس سے پہلے بھی اس اسمبلی میں کافی debate ہوا تھا اور اُس وقت بھی یہ فیصلہ ہوا تھا کہ اُس کو بند کیا جائے مگر آج بھی اُس پر کوئی implement نہیں ہوا ہے۔ میں بھی اس قرارداد کی مکمل حمایت کرتا ہوں، اپنے پارٹی کی طرف سے جو سردار صاحب نے قرارداد لایا ہے۔ اس پر مکمل عمل درآمد کیا جائے۔ thank you

**میڈم اسپیکر:** ok thank you جی حسن بانور خشائی صاحب!

**محترمہ حسن بانور خشائی:** شکریہ اسپیکر صاحب یہ سردار صاحب کی قرارداد جو ہے پلاسٹک تھیلے اور disposable ایشیاء کی پابندی بارے میں تو ایک سوال میرے ذہن میں آیا کہ قرارداد لائی گئی ہے۔ تو یہ قرارداد لانے سے پہلے کیا سردار صاحب نے اس کا تبادل حل بھی کوئی سوچا تھا یا صرف قرارداد ہی لیکر آئے تھے؟ کیونکہ ہم جس معاشرے میں رہتے ہیں۔ ہم اپنے آپ کو ترقی پر زیر کہتے ہیں۔ میرے خیال میں ہم اُس سطح سے بھی نیچے گر گئے ہیں ترقی پر زیر سے۔ یہاں ایران کے جب میں دورے پر گئی تو وہ میں نے ان کی disposable چیزیں میں نے دیکھیں وہ مجھے اتنی پسند آئی وہ میں نے وہاں سے منگوائی ہیں۔ یعنی اب میں اپنی کیفیت کا بتاتی ہوں کہ میرا حال یہ ہے تو باقی عوام کا کیا حال ہو گا۔ وہ disposable گلاس، پلیٹیں مجھے اتنی اچھی لگی کہ میں نے اٹھا کر ان کو الماریوں میں رکھ دی۔ یعنی استعمال کرنے بعد میرا دل نہیں چاہتا ہے کہ میں ان کو پھینگ دوں۔ کیا ہمارے ہاں اس کا تبادل ہے؟ یہ قرارداد آئی اور منظور بھی ہو جائے گی۔ کیا اس کا تبادل کوئی حل ہے؟

کیونکہ چیزیں تو ہم لیتے ہیں۔ بازاروں میں ہم جاتے ہیں۔ تو کیا اس کے مقابل کے بارے میں پلاسٹکوں کے بارے میں کوئی آیسا سوچا ہے؟ کیونکہ عام عوام یہ afford کر رہی نہیں سکتی کہ وہ جو ہے نہ کوئی مہنگی کوئی چیز لے سکے آپ پلاسٹکوں کو بھی بند کر دیں۔ آپ ان پر پابندی بھی لگادیں۔ لیکن جب تک اس کا مقابل کوئی حل نہیں نکلے گا میرے خیال میں اس قرارداد کی منظور بھی ہو جائے گی۔ اور وہ بھی ہو جائے گی لیکن اس کا کوئی فائدہ نہیں کوئی نظر نہیں آئے گا۔ کیونکہ ہم بازاروں میں بھی جاتے ہیں ہم سودا بھی لیتے ہیں یعنی چھوٹی سی چھوٹی چیز بھی ہمیں پلاسٹکوں میں ملتی ہے۔ بڑی سی بڑی چیز بھی ہم shoppers میں آتے ہیں۔ اور وہ بھی گھر لا کر سنبحاں کر رکھتے ہیں کہ وہ shopper کسی اور مقصد کے لیے کام آئے گا۔ تو اس قرارداد کی حمایت بھی اس صورت میں ہے کہ اگر اس کا مقابل راستہ ہے آپ اتنا afford کر سکتے ہیں آپ اتنا برداشت کر سکتے ہیں۔ تو عوام کی جو سہولت آپ چھن رہے ہوں اس کے مقابل کوئی حل دے رہے ہوں تو میں اس کی حمایت کرتی ہوں یا اچھی چیز ہے اس سے بہتر کوئی چیز نہیں آسکتی لیکن اس کا مقابل بہت ضروری ہے thank you۔

**ڈاکٹر مشعشع اسحاق بلوچ:** میدم اسپیکر! میں نے یہ کہا کہ کم از کم اس کا مقابل حل یا خاتم لفافے جو کہ کینٹ بھی use ہوتے ہیں اسلام آباد میں بھی آپ جائے کبھی بھی وہ shopper اور پلاسٹکوں میں نہیں دیتے ہیں۔ وہ ان خاتم لفافوں میں دیتے ہیں۔ اس کا توفیری حل ابھی نکل آئے گا۔

**میدم اسپیکر:** ٹھیک ہے نواب شاہو ای صاحب!

**نواب محمد خان شاہو ای (وزیر ملکہ ملازمتہاۓ عمومی لظم و نق):** شکریہ میدم اسپیکر! آج جو قرارداد پیش کیا گیا ہے بہت اہم ہے اس میں کوئی شک نہیں ہے لیکن گزشتہ تقریباً تین چار سال سے ہماری اسمبلی میں بہت سے اہم اور خاص مسئللوں پر بہت سی قراردادوں پیش ہو چکی ہے۔ جیسے پچھلے دونوں یا اپنی روڈ پر جو نالی کی پانی سے سبزیاں ہوتی ہے۔ اور دوائیوں کے بارے میں حالات کے بار میں امن و امان کے بار میں اور بہت سے ایسے اہم مسئللوں پر بہت سے قراردادوں پیش ہوئی ہے۔ اور بہت خوبصورت انداز میں ہم لوگوں نے ممبروں نے اس مسئلہ کو اس کے پیدا ہونے والے پریشانیوں کو اور دوسری چیزوں کو بہت خوبصورت انداز بہت دلیل سے اور حقیقتاً انداز میں پیش کیا ہے۔ اور اس کے بارے میں اکثر کمیلیاں بھی بتتی ہے۔ وہ پرانے لوگ کہتے تھے کہ شیر اور گھوڑے کو قیامت کے دن معلوم ہو کہ ان کا طافت کتنا تھا۔ اس سے پہلے ان کو معلوم نہیں ہو پہلے معلوم ہو جائے تو اس دنیا کو تباہ کر دیں۔ تو ہمارے اس اسمبلی کا ایک بہت بڑا اختیار ہے یہاں پر فیصلے ہونے چاہیے یہاں پر باقاعدہ طور پر چیزوں مسائل کو رکھ کر ان پر فیصلے ہونے چاہیے ان پر عملدرآمد کو یقینی بنانا چاہیے۔ اس میں میرا یہ گزارش ہے کہ ہمارے تین چار سال تقریباً ہو چکے ہیں اور بہت سے اہم مسائل یہ سارے اہم مسائل ہے اُن میں لوکل گورنمنٹ کو سیکرٹری

کو کوئی کے میر کو اور ایک پارلیمنٹی دوستوں کا آپ مہربانی کر کے call کر کے ان کو بلا کیں۔ یہ سارے مسئلے ان کے سامنے رکھیں۔ اور ان کو اس time کہہ وہ اختیارت استعمال کر کے اس باقاعدہ فیصلے کا عمل درآمد کا چاہیے جتنا بھی ایسے مسائل روکنے کے لیے فیصلوں کے بعد عمل سامنے آتے رہے اُس میں ہم لوگوں کو گھبرا نہیں چاہیے۔ چاہیے کسی کے پیچھے یونین کھڑا ہو جائے کسی کے پیچھے سیاسی پارٹی کھڑا ہو جائے یا کوئی با اثر شخص کھڑا ہو جائے ایسے مسئلوں کے بارے میں ڈٹ جانا چاہیے اور اُس کے شروعات کے مسئلوں پر توجہ نہیں دینا چاہیے۔ میرا خیال کوئی تاریخ decide کر کے لوکل گورنمنٹ کو سارے میئر اور سارے دوستوں کا بنا کے ان کو بیٹھ دیں تاکہ ان مسئلوں کو سامنے رکھے اور فوری طور پر ان سے کہا جائے ان پر عمل درآمد کیا جائے۔ شکریہ۔

**میڈم اسپیکر:** جی ڈاکٹر حامد اچھزی صاحب۔

**ڈاکٹر حامد خان اچھزی:** بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ میڈم اسپیکر! بہت اہمیت نوعیت کا قرارداد ہے اس کو ہم ضرور support کریں گے۔ اس کیخلاف کوئی بول بھی نہیں سکتا ہے ہم اسکی حمایت کریں گے لیکن معلومات کے بعد ریسرچ کے بعد ماہرین سے رائے لینے کے بعد ہمارے سوسائٹی میں ریسرچ کا معیار تمیں پتہ ہے کہ ہماری ریسرچ کیسی ہے اور کتنی ہے اور کہاں تک ہے۔ ہم تمام معلومات اور ریسرچ خواہ وہ ایگر لیکچر کے متعلق ہو آوزاروں کے متعلق ہوسائنس کے متعلق ہو وہ دنیا سے ہم سمجھتے ہیں۔ وہاں پر ہم خود یہ تمام پلاسکٹ تھیں اور فلاںے فلاںے دیکھتے رہے ہیں ہم سب اُس آباد دنیا میں رہے ہیں ہونا تو یہ چاہئے۔

(اس مرحلے میں جناب منظور احمد خان کا کڑ، جیئر میں، کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

**ڈاکٹر حامد خان اچھزی:** welcome to the Chairman تو یہ تمام ریسرچ کے معلومات ماہرین سے کرا کے جس طرح محترمہ نے کہا کہ ہم اس کا ایک alternate دے سکتے ہیں۔ اس پر لوگوں نے تجاویز دی مغربی دنیا میں بھی under develop ممالک میں بھی کہ لکڑی کے چٹائی کے غز ہم کہتے ہیں۔ اُس کے بنے ہوئے یہ کیا ہم afford کر سکتے ہیں۔ کیا ہم یہ provide کر سکتے ہیں۔ ٹھیک ہے لکڑی کے برتن ہو سکے گے لیکن یہ جو ایران بنا رہا ہے چینیا بنا رہا ہے سارے دنیا پلاسکٹ کے utensils بنا رہے ہیں یہ معلومات کر کے پھر فیصلے ہونگے دوسری بات میں ڈاکٹر ہوں۔ آج تک میں نے کسی بھی کتاب میں نہیں پڑھا ہیا تھے منسٹر کی توجہ چاہئے۔ ہیلائٹ منسٹر کی توجہ اس لئے چاہئے میں ڈاکٹر ہوں پوسٹ گرینجویٹ ہوں میں نے کسی بھی کتاب نہیں پڑھا ہے۔ کہ جی فلاںے پانی سے جوفورٹ اور سبزیاں ہوتے ہیں اُس سے بیاریاں پھیلتی ہے۔ دنیا میں ہم جب اپنے فیصلوں کو گوبردیتے ہیں۔ اور پھر آپ زمیندار ہے اُس کوئی کھول کے خوب اس

کو putrefy کرتے ہیں۔ پھر ہم اپنے تمام درختوں کو دیتے ہیں تو کسی نے ہمیں یہ درس نہیں دیا ہے کہ جی یہ مت دو اپنے فصلوں کو پھر اس سے بیماریاں پہلے گئیں لوگوں کے روزگار کا ہمیں خیال رکھنا چاہئے۔ scientific approach ہونا چاہئے ریسرچ oriented ہونی چاہیے کہنے تو بہت آسان ہے۔ یہ ہم دیکھ سکتے ہیں کہ نالے میں گند اپانی بہرہ رہا ہے لیکن ہم یہ بھی دیکھ رہے ہیں کہ ہمارے تمام فصلوں کو گورنمنٹ پتہ نہیں کیا کیا دو دفعہ سال میں تین دفعہ سال میں دیئے جاتے ہیں۔ دوسری بات جناب چیئرمین کی کرپشن کی بات ہوئی کرپشن جس ملک میں 70 سال غیر جمہوری dictatorial، انارکی گورنمنٹ ہو جس ملک میں اسٹیٹ کرپشن کو Induce کرتا ہے، ہمارے ملک میں کرپشن اسٹیٹ Induce ہے۔ اور پر سے آرہا ہے ہر اس وقت کا ریٹائرڈ جریل billionaire ڈالر میں، بھائی ادھر جمہوریت کا فقدان ہو گا جب انصاف کا فقدان ہو گا جب Justice کا فقدان ہو گا تو یہ کرپشن کرپشن، یہ جو بھی ہم اس میں کامیابی ہوئے 18 دیں ترمیم کے بعد شاید جب جمہوریت کا قافلہ چل پڑے گا تو ہم بھی اس قابل ہونگے کہ جمہوریت کا وہ کریمگا تو یہ وہ چیزیں ہیں جس میں مغربی دُنیا خاص کر یورپ امریکا، جاپان وہ سب یہ ریسرچ oriented countries ہیں۔ یا تو انہوں نے اس کو غلط نہیں سمجھا یا پھر اس کا نعم المبدل نہیں کر سکتے ہیں۔ ہم ریسرچ بھی نہیں رکھتے ہیں نعم المبدل بھی نہیں رکھتے ہیں اور بند کرنے کا مطالبہ کرتے ہیں۔ میں اس قرارداد کی سپورٹ میں ہوں۔ لیکن scientific approach ہونا چاہئے ریسرچ oriented ہونا چاہئے معلومات پر based thank you very much۔

**جناب چیئرمین:** آغا صاحب پرسن صاحب کو بولنے دیں۔ پرسن احمد صاحب۔

**پرسن احمد علی بلوچ:** ڈاکر حامد صاحب نے جیسا کہ scientific approach ہونی چاہیے اور یہ جو سبزیاں اُگتی ہیں اس سے جو گوبر وغیرہ ان ساری چیزوں سے یہ تو ان کی بہتر growth کرے گی۔ میں partially اس بات سے agree کرتا ہوں کہ تمام وہ سبزیاں جو fermentation process ہے جیسے گوبر ہے اور چیزیں ہیں اس سے تو پیش اُن کی growth کے لئے اچھی ہے۔ لیکن جو sanitation کا جو گند اپانی آرہا ہے۔ جس کے اندر politician کاarbon کیمیکل residues وہ سب چیزیں جو کس ہو کے بزیوں کو دی جاتی ہیں۔ وہ کافی dangerous bag ہے اس پر ریسرچ بھی ہوئی ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ کینسر جو پھیلتا ہے جو آپ کے باڈی کے ڈی این اے کے اندر جو mutation ہوتی ہے وہ ان مضر چیزوں سے ہوتی ہے صرف یہ rectification کرنا تھا۔ thank you

**جناب چیئرمین:** جی آغا صاحب۔ please take floor

**آغا سید لیاقت علی:** شکریہ جناب چیئرمین صاحب! پہلے تو میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں۔ ہُداؤ کرے کہ آپ

اس پوسٹ پر آجائے۔ جناب چیئرمین یہ قرارداد جو لائی گئی ہے۔ اہمیت کے حامل ہے اس سے کوئی بھی انکار نہیں کر سکتا ہے لیکن موجود درج ہے یہ ترقی یافتہ دور ہے بڑے بڑے ملکوں نے ترقیاں کی ہیں اور اکثر ملکوں نے اس پر جیسے کہ ڈاکٹر صاحب نے فرمایا اچھی خاصی ریسرچ کے بعد plastic bags پر پابندی لگائی اور اس کو مختلف وجوہات یہ نہیں کہ صحت کیلئے صحت کے لئے صفائی کے لحاظ سے بھی اور جتنے بھی sanitation ہوتا ہے۔ اس کی blockage کیلئے بھی اس کو منوع قرار دیا گیا ہے۔ جناب چیئرمین ہم اس سے پہلے اگر آج سے پندرہ بیس سال پہلے چلے جائیں تو ہماری ایک اچھی انڈسٹری تھی جس سے غریب لوگ بڑا اچھا فائدہ اٹھا رہے تھے۔ وہ تھی قدرتی ہرنانی یہ مظہری جو اگتی تھی ہرنانی side پر یا اپسین تنگی میں پا جو سبی سائیڈ تھا یہاں پر بڑی وافر مقدار میں یہ اگتی تھی اس کو کاٹ کر کے پھر شہر میں اس سے مختلف قسم کی ٹوکریاں بنائی جاتی تھی اور مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ اُس زمانے میں یہ سارا خرید و فرخت جو کچھ بھی ہوتا تھا ان چیزوں میں ہوتا تھا۔ وہ دو چیزوں سے بڑی اچھی تھی ایک تو یہ کہ وہ اچھا مضبوط وہ تھا ایک ٹوکری خریدنے کے بعد وہ کہی ہمیں بلکہ کہی سالوں تک چلتی رہتی تھی۔ دوسرا اُس پر روزگار غریب علاقوں کا تھا تیسا را وہ جو پیدا اور تھا ز میں کا وہ بادلوں اور اُس کو رجوع کرتا تھا بارش کے لئے وہ ہم نے complete پلاسٹک کے آنے کی وجہ سے وہ ختم ہو گئی ہے۔ اور شاید شادونا در مارکیٹ میں کدھری آپ کو وہ مظہر کی ٹوکری نظر آئیں۔ ایک تو یہ ہماری صنعت تباہ ہو گئی۔ پلاسٹک کے آنے کی وجہ سے پھر ہمارا جو ٹوٹا پھوٹا drainage سسٹم ہے جو اس قابل نہیں ہے جو ہمارے انجدیز صاحبان یا جو ہمارے مختلف محکمے ہیں انہوں نے یہ بنائی ہوئی ہیں۔ پہلے تو وہ اس طرح ناقص ہے کہ اُس سے پانی نہیں گزرتا ہے پھر بد قسمتی سے یہی پلاسٹک کے تھیلے جب اُس میں چلے جاتے ہیں تو اس blockage میں آ جاتا ہے۔ اور سارا پانی جس طرح گیلو صاحب نے کہا وہ پھر وہ پر بہنا شروع ہو جاتا ہے۔ جناب چیئرمین! یہ قرارداد بالکل صحیح ہے۔ پلاسٹک کا مقابل ہمارے پاس کاغذ ہے ہمارے پاس بڑی اچھی انڈسٹری آئی ہوئی ہے کاغذ کے اور اُس کے اگر ہم تھیلے بنائے پہلے یہی تھیلے ہوتے تھے انہی تھیلیوں میں ہم چھوٹی چھوٹی چیزوں لیجایا کرتے تھے۔ اور پھر بد قسمتی دیکھئے مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ آج سے دو سال سے پہلے اسی گورنمنٹ نے اس اسمبلی سے تو نہیں لیکن گورنمنٹ نے یہ پابندی لگائی تھی کہ جی یہ پلاسٹک کے تھیلے شہر میں نہیں بیچے جائیں گے میونسل کار پوریشن کے میرے ایک دوست نے کہا نواب صاحب نے کہا کہ جی میسر کو بلا ٹینیں اور فلاںے کو بلا ٹینیں ایک کمیٹی بنائی جائے آج تک کوئی بھی کمیٹی کسی بھی مسئلے کا حل نہیں نکلا سکا۔ لیکن میسر نے میونسل کار پوریشن نے پابندیاں لگائی پابندیوں پر عمل ہوا اُس کے خلاف hesitation ہوا پھر temporarily اُس کو کہا گیا ہے کہ جی آپ کے پاس پلاسٹک اتنے اشک پڑی ہے اس کو نکالنے کے بعد اس پر مکمل پابندی ہو گی وہ پھر دفن ہو گیا۔ ان لوگوں نے وہ اشک نکالنے کے بعد اپنی انڈسٹری چلانی پھر شروع کر دی۔ تو میرا مقصد یہ ہے کہ اگر ادھر سے یہ پاس بھی کر دے کیا اس کا Implementation

ہو جائیگا؟ ایک تو یہ confirmation چاہیے۔ دوسری بات جس طرح ڈاکٹر صاحب نے کہا یا میرے فاضل دوست نے کہا کہ میں اس پر clarification دینا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ واقعی اس وقت دینا میں fertilizer کے خلاف یورپ میں یہ چل رہا ہے کہ اگر نیچرل جو fertilizer ہے جو گورہ ہے آگ کے راک یہ Fertilizer جن باغوں میں جن trend پودوں کو دیا جاتا ہے اُس پر یورپ میں شانپنگ سینفرز میں اُن سبزیوں پر لکھا ہوتا ہے۔ کہ یہ نیچرل fertilizer کا ہے اور یہ جو ہے کیمیکل fertilizer کا ہے۔ یہ مہنگے اُس سے سبکتے ہیں۔ یہ تو بالکل صحیح ہے یہ تو اُس زمانے سے ہمارے یہی fertilizer استعمال ہوتی تھی۔ یہی چیزیں استعمال کرتے تھے۔ نیچرل fertilizer لیکن جو پانی سبزیوں کو دیجاتی ہیں۔ اُس پانی میں یہ assurance ہے کہ اس میں تیزاب نہیں ہوگا؟ اس میں صابن کا پانی نہیں ملا ہوگا اُس میں کیمیکل نہیں ہوگا۔ ہم یہ گندے پانی کا جو اس کاشت کرنے کا طریقہ یہ بڑا اچھا طریقہ ہے۔ ہم اس کو سپورٹ کرتے ہیں لیکن اس میں کیا آبایا ہے کہ یورپ میں یا ترقیونہ ممالک میں اس کا باقاعدہ filtration plant ہوتا ہے۔ اُس سے یہ جو کیمیکل یادہ عصر جو سحت کیلئے نہایت ہی خطرناک ہے۔ مثلاً میں آپ کو بتاؤ جس وقت جو صابن کا وہ ہے آپ اندازہ لگائے کہ کسی بھی گھنی فیکٹری سے جو صابن کے مواد آتا ہے ان کا کوئی analysis report نہیں ہے اُس میں ہر وہ چیز شامل ہے جو اس کو صاف کرنا چاہئے تھا لیکن وہ اُس میں شامل ہے۔ اور یہی پانی صابن کا جو ہے یہ back contract کر کے اسی گندے پانی شامل ہوتا ہے اور پھر اسی سے سبزیاں اگائی جاتی ہیں۔ تو میرا اس سلسلے میں یہ گزارش ہے کہ سبزیوں کے لئے جو پانی مہیا کیا جاتا ہے اُس پانی کو کسی بھی ٹھیکدار میونپل کار پوریشن یا کسی کو fertilize کر کے اُس کو یا کیا جائے اُس سے باقاعدہ دُنیا میں یہی اصول ہے پاکستان میں بھی ہے۔ بدقتی سے ہمارے ہاں یہ نہیں بلکہ منظر صاحب بیٹھے ہیں اُس کو شاید پتہ بھی نہیں ہو لیکن یہ ساری دُنیا ہے یہ جو filtration plant ہے۔ یہ لگا ہوتا ہے اور ہر اڈھڑی کو یہ پابند کیا گیا ہے کراچی میں بھی اور لاہور میں بھی جدھر جدھر بھی ان کا پانی جاتا ہے جدھر بھی استعمال ہوتا ہے خواہ سمندر میں گرتا ہے۔ یاد ریا میں اُس کو فلٹر کر کے چھوڑا جاتا ہے۔ تو Purification plants باقاعدہ لگائے ہوتے ہیں۔ تو یہ پلانٹس لگنے چاہئے ماحولیات کے محکمے کو منظر صاحب بیٹھے ہیں۔ اس کو اس پر ایکشن لینا چاہئے کہ یہ جو ہتنا سبزی ہے یہ ماحولیات کی ڈیپوئی ہے کیونکہ ماحولیات والے اس کے خلاف ایکشن لے کر جو پانی یہ لوگ فصلات کو دیتے ہیں اُس میں جتنے کیمیکلز ہیں وہ صاف کر کے پھر بیٹھ کیا جائے تو نصلات کو دے دیں۔ تو جناب چیئرمین میری یہ گزارشات تھیں اگر اس پر عمل کیا جائے تو انشاء اللہ و تعالیٰ لوگوں کی صحت بھی ٹھیک ہوگی اور ہماری صحت بھی ٹھیک ہوگی اور آپ کی بھی صحت ٹھیک ہوگی۔

جناب چیئرمین: thank you آ غاصhab، ڈاکٹر رقیہ ہاشمی صاحبہ۔

**ڈاکٹر قیہ سعید ہاشمی:** بہت بہت شکریہ۔ اتنی important نوعیت جو ہیلتھ کے حوالے سے ہے اس پر ہر ایک ممبر اپنی رائے کا اظہار کر رہے ہیں as a میڈیکل ڈاکٹر اور حامد صاحب نے بھی ڈاکٹر ہونے سے حوالے سے اس کے بارے میں جو گفتگو کی ہے کہ اس سے کوئی نقصان نہیں پہنچتا ہے۔ کوئی جو گندھے پانی سے نالے سے جاتا ہے وہ صحت پر اثر نہیں پڑتا ہے میں یہ کہنا چاہوں گا کہ شاید یا میں نے غلط سننا ہو گا ڈاکٹر حامد صاحب صحیح کرے لیکن میڈیکل ڈاکٹر ہم نے شاید اسی اسمبلی کے میں نے session سے پہلے بھی ڈاکٹر شمع صاحبہ ہم پہلے اسمبلی میں تھے، ہم نے قرارداد پیش کی تھی یہ اپنی روڈ پر گندھے نالے کا پانی جو ہم بڑے بڑے پھول گوبی بندگوئی کھاتے ہیں تمام یہاں پیوں کی جڑ ہے، ہم نے اسمبلی سے قرارداد پاس کی لیکن بدقتی سے وہ قرارداد اس کی طرح جا کے سر دخانے میں جمع ہو جائیگی یا سیشن آیگا نے ممبر ان آئیں گے اس کو کچھ نہیں کریں گے تو مہربانی میں گزارش کرو گئی کہ اس پر کوئی سختی سے عمل درآمد کیا جائے جس طرح آغا صاحب نے کہا کہ فلٹریشن پلانٹ ہمیں بچپن میں یاد ہے سمنگھی روڈ پر فلٹریشن پلانٹ ہوا کرتا تھا ہم وہاں visit پر جایا کرتے تھے اگر حکومت کے اختیار میں ہے گندھے پانی کو صاف کرنے کیلئے یہاں کے Hepatitis A,B,C Safe City ہم بنارہے ہیں وہ فلٹریشن پلانٹ کی گنجائش کی جائے تو جو سبزیوں کا جو ہم گندھے پانی سے استعمال کرتے ہیں تو برائے مہربانی اس پر عملدرآمد کرنے کی روشنگ دیں بڑی تو مہربانی ہوگی۔

**جناب چیئرمین:** ڈاکٹر صاحب آپ اسی پر بات کرنا چاہتی ہے۔

**ڈاکٹر حامد خان اچکزئی (وزیر منصوبہ بندی و ترقیات):** Self Explanation پر بول رہا ہوں میں نے قطعاً یہ نہیں کہا ہے کہ اس سے یہاں نہیں پہنچتی میں نے کہا میڈیسین کے کتاب میں ہم نے یہ نہیں پڑھا ہے ایک۔، دوسری بات ہم پڑھے لکھے لوگ بیٹھے ہیں Hepatitis C، Hepatitis B، Hepatitis وہ خون کے خون سے contacts سے ہوتا ہے اس کا سبزیوں سے تعلق ہے نہ فروٹ سے تعلق ہے نہ اور کسی چیز سے blood to blood، یہ جو Hepatitis A ہے جس کا تعلق گندھی سے ہوتا ہے وہ گھر کی گندھی سے بھی ہو سکتا ہے بچے کو صاف اگر آپ نہیں کھیں گے دوسری بات میں نے کہا یہ ہیلتھ منسٹر بیٹھے ہیں یہاں پر ہمارے پاس پروفیسرز ہیں ان سے پوچھا جائے۔

**جناب چیئرمین:** شکریہ ڈاکٹر صاحب! ڈاکٹر شمع صاحب آپ اس پر بول چکی ہیں تفصیلًا بول چکی ہے آپ۔ دیکھے ڈاکٹر صاحب آپ تفصیلًا بول چکی ہے دیکھے تمام ممبر بول چکے ہیں آپ دوبارہ بول رہی ہے آپ۔ ڈاکٹر صاحب please دیکھے آپ بول چکی ہے باقی معزز ممبر زبھی اس پر بولنا چاہتے ہیں۔ بالکل سب اس پر debate کر رہے ہیں (شور)۔ جعفر خان

صاحب میں اسی لئے اس کو جھوڑ ہی نہیں رہا ہوں۔

**شیخ جعفر خان مندوخیل:** ایک ایک قرارداد پر دو گھنٹے نہیں لئے جاتے ہیں اسمبلی میں اگر ہر پارٹی سے ایک آدمی بول دے ٹھیک ہے۔

**جناب چیئرمین:** ڈاکٹر صاحب آپ بول چکی ہے۔ آپ بیٹھ جائے آپ اپنی turn گزارچکی ہے پلیز دوسرے ممبر کو بولنے کا موقع دیں (مداخلت) ڈاکٹر صاحب Please۔ جعفر خان صاحب take the floor

**شیخ جعفر خان مندوخیل (وزیر برائے مال):** میں ایک تجویز پیش کرتا ہوں قرارداد آتی ہے میں سمجھتا ہوں کہ بڑی اہمیت کی قرارداد ہے لیکن ایک چیز یہ ہے کہ ہم تمام ممبران صاحبان تقریباً تقریباً ہی repetition آتے ہیں پرانے علی صاحب نے اچھی طرح بیان کی ہے پھر میرے خیال میں ڈاکٹر صاحب کا کوئی مختلف idea ہے اسی میں آیا ہے اور زمرک اور اس نے کہہ دیا کہ پانی کے بوتل ان میں۔ میں سمجھتا ہوں اس کے مساواۓ تقاضا اسارے وہ repetition ہے اس کو ذرا راء contain رکھنے کیلئے ابھی میدم تو ابھی نہیں لیکن وہ اس غریب کوتoba دیتے ہیں سارے زور اس دن لیافت آغا نے بھی زور شروع کر دیا لیکن آپ کے ساتھ تو ماشاء اللہ تو زور نہیں کر سکتے تو کم از کم اس کو اسمبلی کو ایک ڈیکورم کیساتھ چلائے اتنا business ہوا ہے پھر دوسرا ممبر ان پارلیمانی لیڈرز اس میں بیٹھ کے فیصلہ کر لیں کہ ہر پارٹی سے ایک ممبر بولے چلو قرارداد پر اس کو اس طرح کر دیں اگر سب ہاؤں بولیں ہر قرارداد پر تو وہ۔ ہم اس کو اتنا مباء چوڑا ہم بحث نہیں بنائیں گے generally قرارداد آتے ہیں تحریک اتحاد کیلئے بھی دو گھنٹے سے زیادہ اس کو نہیں کھینچ سکتے ہیں کہ رات کے دس بجے نوبجے یہاں اسی کے اگر آپ timing کیلئے ہیں میں تو میرے خیال ساتھ اس مرتبہ اسمبلی میں آتے ہوئے۔ اس کو contain کرنے کیلئے ایک یہ ہوتا ہے پھر ایک subject repetition چلو زیادہ کوئی اہم آگیا ہے پھر ہر پارٹی سے اس میں کوئی ایک شخص بول دیں سردار صاحب نے point out کیا تھا پہلے وہ بھی اسی بنیاد پر point out کیا تھا پہلے وہ بھی اسی بنیاد پر point out کیا تھا کہ بنیاد کو آپ نے contain بھی کرنا ہے تو لہذا you Thank you ممبر کو بھی بولو کہ دوچار الفاظ کوئی نیا چیز ہو وہ بولیں دیں۔ میرے خیال میں زیادہ time ضائع نہیں کرنا چاہیے۔

**جناب چیئرمین:** شکریہ جعفر خان صاحب۔ جی بابت لا لا

**جناب عبداللہ جان بابت (مشیر برائے جنگلات):** یہ جو مشترکہ قرارداد سردار رضا صاحب اور دوسرے جو ساتھی ہیں اس سے میں مکمل اتفاق کرتا ہوں کہ واقعتاً اس وقت جو ہمارے صوبے میں جو جیسے دوستوں نے کہا کہ پلاسٹک کی وجہ سے بہت زیادہ جو ہے ماحولیات پر اثرات پڑ رہے ہیں تو اس لئے ہمارے جو ڈیپارٹمنٹ ہے انہوں نے already اس پر کام کیا

ہے اور یہ جو پلاسٹک کا جو کیس ہے یہ ابھی ہائی کورٹ میں بھی ہے جس میں بہت زیادہ تجارت ہیں یا فیکٹریاں ہیں وہ یہ کہتے ہیں کہ ہمارا جو پرانا کوئی پڑا ہوا ہے پہلے ہم اس کو چلائے تو ہمارے جو ڈیپارٹمنٹ ہے انہوں نے ان کو بندر کیا ہے اور اب اس پر کورٹ کا decision آنے والا ہے اور اس پر ہمارے جو ڈیپارٹمنٹ ہے انہوں نے پورا brief تیار کیا ہے آپ سے یہی درخواست ہے کہ آپ ایک کمیٹی بنادے کوئی پانچ چھ یا سات ممبروں کی تاکہ ہمارے جو ماحولیت کا ہمارا جو اس سے تعلق ہے اس میں PHE بھی ہے اسی میں کار پوریشن بھی ہے اور ہمارا ڈیپارٹمنٹ بھی ہے جو بھی ہوگا اس پر ہمارے جو ڈیپارٹمنٹ ہے یا جو بھی مبران سفارش کریں گے اس پر ہم عمل کریں گے اس کیلئے آپ ایک کمیٹی بنادیں۔

**جناب چیئرمین:** شکریہ بابت لالا! آپ نے قرارداد حقیقتاً بہت اہمیت کی حامل قرارداد ہے کیونکہ زندگی سے جڑا ہوا قرارداد ہے آپ نے خود کہا کہ کیس سب جو ڈیس میں ہے ہائی میں چند نوں میں فیصلہ آنے والا ہے تو اس لئے جب ہائی کورٹ کا فیصلہ آ جاتا ہے ہم اس پر کوئی decision لے لیتے ہیں۔ مشترکہ قرارداد نمبر 78 مبنابردار رضا عالم بڑیج۔ بالکل اگر بولنا چاہتے ہیں منظر صاحب please

**جناب رحمت علی صاحب بلوچ (وزیر صحت):** Thank you جناب چیئرمین! مبرز نے سب نے اپنے point of views کو یہاں پر اپنی طرح ان لوگوں نے express کی، سیر حاصل بحث ہوئی actually basic مسئلے کو ہمیں سمجھنا چاہیے کہ کیا ہے اگر سردار رضا عالم بڑیج صاحب اور پنس احمد صاحب نے جو یہ قرارداد پیش کیا۔ اصل بات یہ ہے کہ ہمیں ایک awareness پھیلانا ہے اور یہ اہمیت کا حامل قرارداد ہے اس کی بنیادی مقصد جو میں آپ کو بتاواں اس ایوان کو ہم اس مقصد کو سمجھے۔ Sir یہ ایک جو تحقیق چل رہی ہے جہاں پر پوری دنیا میں SDG پر کام ہو رہا ہے malnutrition پر کام ہو رہی ہے جہاں غدائی قلت ہے اُن بچوں کو اُن ماں کو اور Food Protection ہے اور یہ پتہ ہونا چاہیے کہ پلاسٹک بولنوں کے اس سے یہ نقصان پہنچ رہا ہے جو بچوں کی قد چھوٹی بنتی ہے ایک تو غدائی کی ہے غدائی کی کیسا تھی ساتھ main چیز جو آج یہ پلاسٹک کے بولنوں کے بارے میں جو جس میں چاہیے پانی ہو جس میں چاہیے juices ہو جس میں اور مشروبات ہو اس وجہ سے یہ SDG میں جو debate ہوا۔ دنیا بھی اس چیز کو ایک food protection assurity دے رہی ہے بلکہ میں آپ کو بولوں کہ اس کی continuation یہ تھی کہ میں ابھی کا قاذقسان میں تھا یہ سینٹر ایشیاء کا جو ایک مینگ تھا کانفرنس تھا دو دن کا Specially اسی چیز پر تھا آپ کے ملک کے آج کو فلور ملز کا جو President ہے وہ ساتھ تھا۔ جو گندم کو بھستتے ہیں یہ جو قرارداد ہے اس کا مقصد main یہی ہے

کہ malnutrition کی کمی میں اس کے ساتھ ساتھ جو بچوں میں غذائی کمی ہے اس میں ان کی قد جو چھوٹی ہوتی جا رہی ہے یہ پلاسٹک بولوں کا مین ایک وجہ ہو سکتی ہے۔ اس کی ساتھ ساتھ جناب اسپیکر! یہ اسی awareness کیلئے یہ پیش ہوئی ہے کہ ہمارے لوگوں کو میں میدیا کے دوستوں سے انتہائی آج آمید رکھوں گا کہ اس موضوع کو انسانی صحت کے مطابق انسانیت کی خاطر وہ زیادہ تر highlight کریں گے تاکہ ہمارے لوگوں کو یہ پتہ ہو کہ غذائی کمی کس کس وجہ سے ہے۔

**جناب چیئرمین:** طاہر محمود صاحب عبید اللہ بابت صاحب، لیاقت آغا صاحب please ان کو سن لیں منظر صاحب کو۔

**وزیر صحت:** کیونکہ ہمارے بہت سے سینئر دوستوں نے بات کی بہت سے میڈیا کیلیے related لوگ ہیں ان لوگوں نے بات کیا ایک چھوٹی سی مثال میں آپ کو دیتا ہوں جناب اسپیکر صاحب بول کے پانی کی بات کر رہے ہیں لیکن ہم اس چیز کو نہیں دیکھ رہے ہیں جہاں غذائی کمی میں۔

**جناب چیئرمین:** مجید خان صاحب پلیز۔ سن لیں۔

**وزیر صحت:** بابت کیلئے صرف تعویز لکھنا پڑیگا یہ ایک جگہ پر بنیٹھے اُس کو آرام ہی نہیں ہے۔ اس میں جناب اسپیکر! میں یہ بتاؤں مختصر طالم لیتا ہوں زیادہ نہیں کہ ہمیں ابھی تک یہ بھی پتہ نہیں ہے ماں کے دودھ کی اہمیت کا۔ malnutrition، artificial breastfeeding اور breast feeding powder کے دودھ پیتے ہیں اُس بچے میں وہ کتنی عقل مند ہوں گے اُس میں کتنی sincerity ہوگی سب سے پہلے تو ہمیں اس چیز پر ہم تمام ممبران کو Specially awareness کمپنیوں نے بازاروں میں جو میں والے دودھ بیچنا شروع کیے ہیں یہ ایک پورا ایک ہم چل رہا ہے دنیا میں ہم یہ کہنا چاہ رہے ہیں کہ ہم دنیا کے اُن صفوں میں شامل ہو جائے اور عنقریب انشاء اللہ میں آپ کو یہ کہہ رہا ہوں کہ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے جو nutrition پروگرام ہماری چل رہی ہے، اس میں ہم تین چار legislation الار ہے ہیں جو فلور ملز اور جوفوڈ ڈیپارٹمنٹ ہے اور خاص طور پر آج جو یہ جو question raise کا ہے اس کی control اس کے ہاتھ میں ہے اور اس کی پیکنگ اور اس کو اٹھی اور فوڈ ڈیپارٹمنٹ یہ دنوں include ہیں اس میں۔ اُن کو یہ control کرنا چاہیے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ہم اس قرارداد کو پاس کرے اور اس behalf پر کہ میں نے جو add کئے ہیں اس کو اس قرارداد کا حصہ بنانا چاہیے کہ جو malnutrition کی کمی ہے جو 45% سے 60% پچھوٹے قد کے ہیں اُس کی main وجہ پلاسٹک بولوں میں پانی مشروب اور جوس ہو سکتی ہیں۔

شکر یہ۔

**جناب چیئرمین:** مشترکہ قرارداد نمبر 87 میں جانب سردار رضا ع محمد بڑجیخ مشیر قانون و پارلیمانی امور جناب سید محمد رضا صاحب اور پرنس احمد علی ارائیں اسمبلی پیش ہوئی۔ محکمین نے پلاسٹک تھیلے بیلوں اور جعلی مشروبات کی مضمونت اشیاء پر تفصیلی تحفظات کا اظہار کیا اور پلاسٹک اشیاء کی روک تھام کی بابت تجویز اور مفید مشورے سامنے آئے۔ بعض ارائیں اسمبلی نے پلاسٹک اشیاء کی پابندی پر تحفظات کا اظہار کرتے ہوئے رائے دی کہ سرست پلاسٹک تھیلے بیلوں پر پابندی لگائی جائے۔ آیا مشترکہ قرارداد نمبر 87 کو اس ترمیم کیسا تھے پلاسٹک اشیاء کی بجائے پلاسٹک تھیلے بیلوں کو پڑھایا جائے اور رحمت بلوج صاحب نے جوابات کی اس مشورے کیسا تھے اس قرارداد کو منظور کیا جائے؟۔ ہاں یاناں؟۔ مشترکہ قرارداد نمبر 87 ترمیم کیسا تھے منظور ہوتی ہے۔ یہ اسمبلی کی کارروائی کو پوری کرتے ہیں اس کے بعد point of order میں آپ کو دیتا ہوں ابھی تک اسمبلی کی جو کارروائی ہے وہ باقی ہے ایک قرارداد ہے اس کو پاس کر لیتے ہیں اس کے بعد پھر میں آپ کو لوگوں کو point of order دیتا ہوں۔ سردار رضا ع محمد بڑجیخ صاحب مشیر وزیر اعلیٰ بلوچستان جناب سید محمد رضا صاحب اور پرنس احمد علی صاحب ارائیں اسمبلی میں سے کوئی ایک محکم اپنی مشترکہ قرارداد نمبر 88 پیش کریں۔

**سید محمد رضا:** بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ ہرگاہ کہ ملک بھر کے Airports خصوصاً کوئی ایئر پورٹ کا سیکورٹی کا نظام معیاری نہیں ہے۔ یہاں تک جس آلہ سے ایئر پورٹ آنے والی گاڑیوں کی چینگ کی جاتی ہے وہ اسلحہ کی موجودگی کا پتہ چلانے سے قاصر ہیں۔ یہی حال ملک کے دیگر ایئر پورٹس کا بھی ہے لہذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ وہ امن و امان کی موجودہ صورتحال کو مدنظر رکھتے ہوئے کوئی اور ملک کے دیگر ایئر پورٹس کی سیکورٹی کو جدید سیکورٹی آلات کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے تاکہ کسی ناخوشنگوار واقعہ کا احتمال نہیں رہے۔

**جناب چیئرمین:** مشترکہ قرارداد نمبر 88 پیش ہوئی، کیا محکمین اپنی مشترکہ قرارداد کی admissibility کی وضاحت فرمائیں گے؟

**سید محمد رضا:** اس قرارداد کے حوالے سے جیسے کہ اس میں واضح طور پر بیان کیا گیا جوہی ایئر پورٹ میں ہم جاتے ہیں گیٹ سے اندر وہاں سے Scanning Machine تک ایک بہت لمباراستہ ہے اور پھر بڑی بڑی گاڑیاں بھی گزرتی ہیں ممکن نہیں کہ ہر انسان کو body search کیا جائے تو اس لئے ایک detector آلہ جس کا نام تو مجھے نہیں پڑتا ہے بُن دبا کر ایک شخص گاڑی کے پاس چیل قدمی کرتا ہوا گزرتا ہے اگر گاڑی میں کسی اسلحہ کی نشاندہی ہوتی ہے تو aerial aerial اس کا point کرتا ہے اس طرف اور وہ موڑ جاتا ہے دنیا کے دوسرے حصوں میں میں نے یہ چیز خود دیکھی ہے کہ اگر خدا کہ

بھی زیادہ مقدار میں ہو تو وہ ایک دم point کر کے بتا دیتا ہے کہ یہاں Cold Cream کو something wrong لیکن بیسیوں مرتبہ ایسا ہوا ہے کہ میں خود ایئر پورٹ گیا ہوں جو Guards اندر بیٹھے ہوتے ہیں گاڑی کے ان کے پاس اسلحہ ہوتا ہے Even then detector Detect کرنے میں ناکام رہا ہے یہ میرے اپنے ساتھ ہوا ہے میرے سامنے والے گاڑیوں کے ساتھ یہ ہوا ہے اُس کے بعد ہم نے گاڑی کو تارا ہے اور ان کو بتایا بھی ہے یہ کہ آپ کے آلہ کام نہیں کر رہا ہے یہ detect کرنے میں ناکام ہے وہاں سے لیکر scanning machine ٹھیک scanning machine میں دُرسن کام کر رہا ہو گا ایک بہت بڑا فاصلہ ہے اگر اسلحہ کوئی اندر لیجاتا ہے scanning machine تک جہاں سینکڑوں لوگ موجود ہوتے ہیں پارکینگ میں اور پھر اندر compound میں ایسے میں بہت زیادہ خدشہ ہے کہ خدا نخواستہ ہشتنگرانہ کوئی کارروائی نہ ہو تو ان ساری چیزوں کی روک تھام کے لئے ضروری ہے کہ ان آلات کو جدید بنایا جائے اگر یہ کام نہیں کر رہے پہلے تو یہ دیکھنا چاہیے کہ آیا یہ انہیں کمپنیوں سے منگوائی گئی ہیں جہاں سے کساری دنیا میں منگوائی جاتی ہیں یا پھر یہ replica ہے ان کی اگر تو they could work properly ہے تو پھر میں نہیں سمجھتا کہ اس لئے ضروری ہے کہ ہم چیزوں کو معیاری بنانے اور انسانی زندگیوں کو ان کے تحفظ کو یقینی بنانے کے لئے اس طرف توجہ دیں ایئر پورٹ پر تقریباً آدھے سے زیادہ شہر کے لوگوں کا آنا جانا لگا رہتا ہے اتنی زیادہ flights چلتی ہیں تو مسافروں ان کو چھوڑنے کے لئے آنے والوں اور پھر receive کرنے کے لئے آنے والوں کی زندگی کو یقینی بنانا چاہیے، thank you

very much

جناب چیئرمین: thank you جی۔

میر سرفراز احمد بگٹی (وزیر حکومتہ داخلہ و قبائلی امور): کوئی شک نہیں کہ law and order کو اگر سامنے رکھے تو کسی بھی ایئر پورٹ کی سیکورٹی یا کوئی National Asset جہاں پر ہے اُس کی سیکورٹی بڑی important ہے پھر Honorable Members نہیں metal detector کا detector کا وہ detect explosives کو کرنے کے لئے ہوتا ہے اور جو ASF احکام سے میری صحیح بات ہوئی ہے ان کے سیکورٹی کی جو SOP ہے for all Airports چاہیے وہ ایئر پورٹ پسندی میں ہے چاہیے وہ ایئر پورٹ سوئی میں ہے چاہیے ایئر پورٹ کوئی میں ہے چاہیے لاہور میں ہے تو سب کی ایک جیسی SOP ہے ایک strength ہے ایک جیسے ہیں جو سیکورٹی چینگ کے لئے ہوتے ہیں تو لہذا میں سمجھتا ہوں کہ اس قرارداد کو اگر دوست اجازت دیدیں تو materials

I assure you as Minister for Home here in لئے میں بجائے اس کو وہ کرنے کے ساتھ اس کا parallel کر کے رکھا بھی ہے۔ تو کہنے کا مطلب ہے کہ وہ اتنا ہی secure ہے جتنا کراچی کا ائیر پورٹ ہے so اگر آپ چاہتے ہیں کہ اس قرارداد پر مزید بحث کرنی ہے تو the explosives ias میں چونکہ جو i wastage of time Honorable Sir According to me کے جوشین ہے جو metal detector ہوتا ہے وہ metal detect کرتا ہے جو explosive Detector ہوتا ہے ویسے تو دنیا میں آج تک کوئی اس قسم کی مشین ابھی تک ہم لوگ نہیں بنائے پوری دنیا hundred percent accurate ہو جو Hundred Percent accurate explosive weapon detectors ہیں لیکن metal detectors کریں۔ اس لئے پھر آپ نے بہت ساری جگہوں پر دیکھا ہوگا کہ وہاں پر dogs sniffings ہوتی ہے اور ہمارے کوئی ائیر پورٹ پر بھی dog sniffing ہے کسی گاڑی پر شک ہو یا کسی بندے پر شک ہو تو اس کے لئے پھر وہ کتوں کو استعمال کرتے ہیں۔ لہذا میرا خیال ہے this will be wastage of time اور ہماری سیکورٹی کوئی ائیر پورٹ کی بہت اچھی ہے اور ہم یہاں سے یہ message کیوں کسی terrorist کو دیں کہ ہمارا خدا نخواستہ کوئی ائیر پورٹ کی سیکورٹی وہ weak ہے بہت strengthen ہے اور ہم ہمیشہ اس کا خیال رکھتے ہیں اور بار بار اس کے بارے میں meetings بھی کرتے ہیں یہاں تک کہ نا صرف ائیر پورٹ کی بلکہ جو areas surrounding ہیں جناب اپنے! اس پر ہم نے ایک survey کیا ہے کتنے لوگ رہ رہے ہیں ان کا سروے کیا ہے اور پوری ایک lists ہوئی ہیں تو لہذا میرا خیال ہے کہ اس کو اگر دوست اجازت دیں تو اس کو یہی پر kill کر دینا چاہیے۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے جی۔

انجینئر زمرک خان اچنڈی: کہ اگر یہاں پر ASF والے جو ہیں ان کا جو ڈارکیٹر بیٹھتا ہے جو بھی بیٹھتا ہے اگر وہ briefing دے سکتا ہے یہاں پر؟ ان کو بلا لیں تو ہمارے اس ممبروں کے ان کے سیکورٹی کے حوالے سے ہم کو ذرا سا brief کر لیں۔

وزیر مکملہ داخلہ و قبائلی امور: جی بالکل any time when ever to see

انجینئر زمرک خان اچنڈی: یہ بات آپ کی صحیح ہے میں نے ان کو کہا تھا کہ detectors ہوتے ہیں مختلف

explosives کے لئے اور ان چیز کے لئے پھر کوئی اس پر بحث تو نہیں کرنی چاہیے۔

**جناب چیئرمین:** اس میں منسٹر صاحب نے assurance دے دی ہے۔ اس میں مزید ہم ASF والوں کو بلا لیتے ہیں اور یہاں پر اُن کے ساتھ، آپ لوگوں کے ساتھ بیٹھا کے مزید اس پر منسٹر صاحب بھی ہونگے، بات کر لیں گے آپ کے ساتھ۔ ٹھیک جی؟ thank you, thank you۔ لہذا قرارداد پر محکمین نے کوئی زور نہیں دیا۔ قرارداد نمبر 88 کو نمائشادیا جاتا ہے۔ بی بی! صرف مجھے کارروائی complete کر لینے دیں اُس کے بالکل میں فلور سب کو دیدوں گا point of order پر۔ مجلس قائمہ برائے ماحولیات ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن بورڈ آف ریونیونینڈ ٹرانسپورٹ بلوچستان، کھوسہ صاحب یہ کارروائی Complete کر لینے دیں پیش اس کے بعد میں آپ کو point of order دیدوں گا یہ کارروائی پھر رہ جائیگی یہ کارروائی آج کی پوری کر لینے دو۔ بالکل میں سب کو point of order دیدوں گا میں بالکل سب کو point of order کر لینے دیں۔ اگر point of order آجائیگا پھر یہ کارروائی رہ جائیگی بالکل دو گا صرف کارروائی complete کر لینے دیں۔ صرف کارروائی complete کر لینے دیں۔ thank you Sir, thank you Sir so nice Sir۔ قواعد و انصباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی 1974 کے باب دوازدہم کے بابت نیا باب دوازدہم (الف) کا اضافہ، جی زمرک خان صاحب۔

**انجینئر زمرک خان اچکنڈی:** میں چیئرمین مجلس قائمہ قواعد و انصباط کار و استحقاقات بلوچستان صوبائی اسمبلی تحریک پیش کرتا ہوں کہ قواعد و انصباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی 1974 کے قاعدہ 233 کے تحت باب دوازدہم کے بعد نیا باب دوازدہم (الف) Zero Hour میں اضافہ کی بابت مجلس کی رپورٹ پیش کرنے کی مدت میں آج مورخہ 8 اپریل 2017 تک توسعی کی منظوری دی جائے۔

**جناب چیئرمین:** تحریک پیش ہوئی۔ آیا قواعد و انصباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی 1974 کے قاعدہ 233 کے تحت باب دوازدہم کے تحت نیا باب دوازدہم الف Zero Hour میں اضافہ کی بابت مجلس کی رپورٹ پیش کرنے کی مدت میں آج مورخہ 8 اپریل 2017 تک توسعی کی منظوری دی جائے؟ تحریک منظور ہوئی قواعد و انصباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی 1974 کے قاعدہ 233 کے تحت باب دوازدہم کے تحت نیا باب دوازدہم الف Zero Hour میں اضافہ کی بابت مجلس کی رپورٹ پیش کرنے کی مدت میں آج مورخہ 8 اپریل 2017 تک توسعی کی منظوری دی جاتی ہے۔

**انجینئر زمرک خان اچکنڈی:** میں چیئرمین مجلس قواعد و انصباط کار و استحقاقات، قواعد و انصباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی 1974 کے قاعدہ 233 کے تحت باب دوازدہم کے تحت نیا باب دوازدہم الف Zero Hour میں اضافہ کی بابت مجلس کی

رپورٹ پیش کرنے کی رپورٹ پیش کرتا ہوں۔

**جناب چیئرمین:** مجلس کی رپورٹ پیش ہوئی، جی کھیتر ان صاحب پہلا والا جو ہے مصدرہ قانون، رپورٹ پیش ہوئی، کھیتر ان صاحب۔

**انجینئر زمرک خان اچنگی:** رپورٹ پیش کر دیا اس کی منظوری next session میں ہوگی۔

**جناب چیئرمین:** منظوری next session میں ہوگی، جی کھیتر ان صاحب جی sir آپ اپنی رپورٹ پیش کریں۔

**محترمہ یامیں لہڑی:** چیئرمین صاحب point of order

**جناب چیئرمین:** صرف یہ رپورٹ پیش ہو جائے اس کے بعد point of order دیدیتا ہوں۔ Sir یہ رپورٹ پیش کر دیں اس کے بعد پھر، بالکل point of order دونگا۔

**سردار عبدالرحمٰن کھیتر ان:** شکریہ جناب چیئرمین! میں سردار عبدالرحمٰن کھیتر ان رکن مجلس برائے مالیات، ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن، بورڈ آف ریونیو اور ٹرانسپورٹ، میر عامر رند چیئرمین مجلس قائمہ مجلس برائے مالیات، ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن، بورڈ آف ریونیو اور ٹرانسپورٹ کی جانب سے بلوچستان موڑ و ہیکلز کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2017ء (مسودہ قانون نمبر 01 مصدرہ 2017ء) کی بابت مجلس کی رپورٹ پیش کرتا ہوں۔

**جناب چیئرمین:** چیئرمین مجلس قائمہ مجلس برائے مالیات، ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن، بورڈ آف ریونیو اور ٹرانسپورٹ بلوچستان موڑ و ہیکلز کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2017ء (مسودہ قانون نمبر 01 مصدرہ 2017ء) کی بابت مجلس کی رپورٹ پیش ہوئی۔ جی محترمہ یامیں لہڑی صاحبہ۔

**محترمہ یامیں لہڑی:** یہ بہت اہم issue ہے اگر ہم نے دیکھا ہوں traffic حادثات کے اوپر میں بات کرنا چاہتی ہوں ابھی recently لک پاس پر جو ایک بہت بڑا accident ہوا ہے اس میں بہت زیادہ انسانی جانیں شانع ہوئی ہیں۔ چیئرمین صاحب! میں کہتی ہوں بحیثیت اسمبلی ممبر کے بحیثیت عوامی نمائندے کے ہماری نظر وہ تمام issues پر ہونی چاہیے ٹرینیک حادثات میں دن بدن روز بروز اضافہ اور اس پر پھر ہماری خاموشی کوئی mechanism نہیں ہے کہ ہم جو ہے مطلب کیسے control کریں ایک تو جو National Highways پر جو ٹرینیک جاتی ہے خاص طور پر جو اس کی بہت High Speed Coaches، ہائی سپید کو کنٹرول کرنے کے لئے کوئی Mechanism نہیں ہے دوسرا یہ جو ان کوچز کے مالکان ہیں وہ زیادہ profit کرنے کے چکروں میں پورے route پر صرف ایک ہی ڈرائیور کا کش ہوتا ہے اس درایور کو کوئی سے کراچی پہنچ کے پھروالیں اُسی نے وہ سواریوں کو کوئی لیکے آنا ہوتا ہے چونکہ معاوضہ ڈرائیور زکم ہوتا ہے تو

اُن کا جو ہے مطلب interests میں ہے کہ وہ جلدی جلدی سفر طے کریں اور واپس جو ہے دوسرے ایشیان کی طرف آئے تاکہ ان کو اس چکر کا معاوضہ ملے اور پیسے ملے۔ چیزِ میں صاحب! یہ بہت اہم مسئلہ ہے اس پر ہمارے جتنے بھی معزز ایوان ہے ہمیں سر جوڑ کے بیٹھ کے کام کرنے کی ضرورت ہے لائچ عمل طے کرنے کی ضرورت ہے کہ کس طرح سے ہم معموم جانوں کے ضائع کو روک سکتے ہیں۔ ایک تو ہمارے نیشنل Highways پر حادثات دوسرا City کے اندر چیزِ میں صاحب جو حادثات ہوتے ہیں خاص طور پر میں بات یہاں پر کروگی جو بھی ہمارے تغیر جو حضرات ہیں جو influential persons ہیں اُن کے جو لوگ ہیں اُن کے بیٹھے ہیں بھتیجے ہیں بھانجے ہیں کوئی لانسنس نہیں کچھ بھی نہیں ہے صرف یہ ہے کہ خاص طور پر جو سرکاری گاڑیوں کا use miss کہ لانسنس کے بغیر جو گاڑیاں چلتی ہیں سڑی اندر اور بھی رات کے نائم پر چلتی ہیں کوئی پر سان حال نہیں ہے اکثر واقعات و حادثات جو ہے وہ اُن کی وجہ سے untrained جوڑا ٹیورز بیٹھے ہوتے ہیں سیٹوں پر اُن کی وجہ سے جو ہے یہ واقعات ہوتے ہیں۔ چیزِ میں صاحب! سرکاری گاڑیوں کا جو movement ہے وہ مجھے سمجھ میں نہیں آتی کہ رات کو جو ہے سرکاری گاڑیاں سڑی کے اندر کیا کر رہی ہیں؟ nine to five اُن کا ایک نائم مختص ہے اس کے بعد کوئی بھی سرکاری گاڑی اگر سڑی کے اندر جو ہے وہ نظر آتی ہے چاہے اس کا ڈرائیور trained ہے یا untrained ہے اس میں بھی کاروائی کرنے کی ضرورت ہے اُس کو جو ہے مطلب ہم چالان کریں اور اُن کو ہم بند کریں۔ ایمانداری کا تقاضہ یہ ہے چیزِ میں صاحب! ہم جو ہے وہ اسی آڑ میں ہے غلط مراجعات وہ استعمال کر کے ہم دوسرے معموم جانوں کو victimize کرتے ہیں اور پھر ہمیں پرواہی نہیں ہے اور ساتھ ہی ساتھ پھر ہماری جو پولیس ہے وہ بڑی گاڑیوں کو Sticker والی گاڑیوں کو Black شیشوں کو دیکھے ویسے ہی وہ قریب نہیں جاتے ہیں کہ بھتی یہ کوئی جو ہے مطلب بہت بڑے افسر کی گاڑی ہے بہت بڑا جو ہے وہ بندہ ہو گا اس کو ہم نے کچھ کرنا بھی نہیں ہے خواجوا ہم اپنے image کو کیوں خراب کریں۔ چیزِ میں صاحب! بحیثیت عوامی نمائندے کے ہمارا فرض بتا ہے کہ ہم اپنے عوام کو protect کریں ہم اپنے جو ہے وہ جو بھی ہمارے رشتے دار ہیں اُن کو مراجعات دیکے یا ان کو Luxury Life دینے کے پیچھے ہم لوگوں کو victimize نہ کریں ٹرینک کی قوانین کے اُپر وہ بات کرنے کی ضرورت ہے اس پر مجھے نہیں پتہ ہے کہ مطلب باقی جو میراں ہیں وہ میرے ساتھ دینگے یا نہیں دینگے لیکن یہ ہے کہ یہ ایک بہت اہم issue ہے اس پر ہمیں بات کرنے ضرورت ہے۔

جناب چیزِ میں: جی عبدالمجید خان صاحب۔

جناب عبدالمجید خان اچکزی: جناب چیزِ میں! یہ ہماری Amendment 18 میں کچھ چیزیں ایسی تھی جو صوبوں کے پاس چلی گئی تھی وہ تو اس کا حشر تو ہم نے دیکھا ہے کہ Amendment 18 کیسی چل رہی ہے۔ صوبوں میں اُس

کے اختیارات کیسے ہے۔ یہ ابھی ہمارے یہاں یہ prohibited bores license کے amendment میں یہ اختیار بھی صوبوں کے پاس چلا گیا ہے اور یہ بھی ہمارے چودہ بیرونی شارعی خان صاحب ہمارے وزیر داخلہ یہ تو XXXX سے بھی وہ زیادہ ہے۔ تو Blue passport کا مسئلہ چار سال سے حل نہیں ہوا ہے اور ہماری اپنی ذاتی security license کے لیے ہم 18th-amendment کے لیے ہیں اور 18th-amendment میں یہ اختیار ہمارے صوبائی حکومت کو ملی ہے۔ اور ابھی تک ہمیں وہاں سے لائنس issue نہیں ہو رہی ہے۔ ہمارے قبائلی مسئلے ہیں اور بھی مسئلے ہیں مشکلات ہیں ہمارے لیے تو جناب چیئرمین! ہمارے Interior Minister صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں ان کو بھی اس کے بارے میں آپ پوچھ لیں ان سے کم سے کم کلاشکوف کے licenses محدود تعداد میں ممبر ان کو تو اس اسمبلی کے ممبر ان کو تو Home Department سے issue ہونا چاہیے ہم جاتے ہیں اسلام آباد میں وہاں تو پنجاب کی راج ہے پنجاب حکومت ہے وہاں پنجاب ہی پنجاب ہے اور کچھ بھی نہیں ہے ہماری Amendment 18 کے بعد کوئی بھی اختیارات ہمارے صوبے کے پاس نہیں ہے 50 percent resources کے اختیار تو ہم نے دیکھا ہے ریکوڈ میں کیا position ہے اور حکوموں میں 3% پر چلا ہے اور باقی سیندک میں کیا پوزیشن ہے تو اس میں آج آپ بیٹھے ہوئے ہیں chair کر رہے ہیں آپ اس پر رولنگ دیدیں ایک ہمارا وہ blue passport والامسئلہ ہے مطلب 4 سال سے blue passport ہمیں نہیں ملے ہیں ممبر ان کو۔ اور دوسری بات یہ ہے کہ یہ prohibited licenses جو ہیں یہ اختیار ہے 18 amendment کو یہ اختیار دیا گیا ہے Home department Minister کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ یہ میں issue کر سکتا ہے۔ تو اس بارے میں اگر Home Minister صاحب بھی اس کی وضاحت کر لیں یہ ایک مسئلہ تو ہمارا حل کر دیں کم سے کم۔

**جناب چیئرمین:** ٹھیک ہے عبدالجید خان۔ نصراللہ خان زیرے صاحب بکٹی صاحب میں صرف نصراللہ زیرے کو floor دے دیتا ہوں پھر آپ کو دے دیتا ہوں۔ چلے ٹھیک ہے ٹھیک ہے جی بکٹی صاحب۔

**میر سرفراز احمد بگٹی (وزیر داخلہ و قبائلی امور):** جناب میں دو منٹ میں عبدالجید خان کا جواب دے دیتا ہوں۔ جناب اپنکر! پہلے پہلے تو میں آپ سے گزارش کرتا ہوں اور Honorable Member سے بھی گزارش کرتا ہوں جو چودہ بیرونی شارعی خان ہمارے وفاقی وزیر داخلہ ہے پاکستان کے ایک seasoned politicians میں یہ جو الفاظ ادا کیے گئے ہیں کہ وہ XXXX ہے kindly ان الفاظ کو حذف کیا جائے۔

**جناب چیئرمین:** ہاں بالکل اسمبلی کے record سے یہ الفاظ حذف کیا جائے۔

**وزیر مکملہ داخلہ و قبائلی امور:** اُس کے بعد دوسرا جو بات کی بہت important چیز کی طرف نشاندہی کی ہے عبدالجید خان اچکنڈی صاحب نے جتنے honourable members یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں ان کے اپنے قبائلی مسائل بھی ہے اور ہم بھی ہے ہم under threat politicians ہے چاہے ہمارے bureaucrats ہے چاہے آج کل تو سب ہی لوگ society under threat ہے اور ہمارے پاس weapons رکھنے کی اجازت بھی ہونی چاہیے اور licence کا بھی amendment 18 کے بعد یہ بات بھی ان کی بالکل درست ہے کہ amendment 18 کے بعد یہ جواختیار ہے prohibited bore license issue کرنے کا وہ provincial government کو چلا گیا ہے لیکن اس پر آج تک implement نہیں ہوا ہے۔ تو میری آپ سے گزارش ہے کہ Federal government کو لکھا جائے اس میں اس اسمبلی کے توسط سے کہ آپ ہمارا یہ اختیار جو ہے وہ Provincial government کو دے دیں اور تا کہ ہم اپنا اس power کو exercise کر سکیں نہ صرف Government of Balochistan بلکہ جو باقی اس Federation کی اکائیاں ہیں جو صوبے ہیں وہ بھی اس power کو exercise کر سکیں تو ہذا یہ بہت important چیز ہے اور ایک self explanation ہے چھوٹی سی یا سیمین اہڑی صاحب کی طرف سے کہ رات کو پولیس والے یادن کو پولیس والے بری گاڑیوں کو checking ہے یا نہیں کرتے ہیں میرے پاس evidences موجود ہے photographers موجود ہے جہاں تک پولیس کے اخبارات میں بھی وہ تصویریں آئی ہیں جہاں پر پولیس بڑے بڑے land cruiser کی checking کر رہی ہے اُن کے کالے شیش اُتار رہی ہیں اور اُن کے illegal number plates بھی اُتار رہی ہیں۔ ظاہر ہے ہر گاڑی کو check نہیں کیا جا سکتا اور یہ جو licenses کی بات کی گئی آپ کی گورنمنٹ نے ہم نے سب پہلے آ کر یہاں پر driving license snap checking کر لیا ہے اور اب ہم اس پر terrific computerized ہے وہ اس وقت DIG officer کے سب سے بہترین ہے کوئی میں اور ہم اپنی efforts میں کر رہے ہیں ظاہر ہے اس کی اجازت نہیں دی جا سکتی کہ بغیر license کے کوئی چچا اگر گاڑی چلاتا ہے تو وہ حادثہ کا سبب بھی ہوتا ہے جہاں ہمارے کپڑے جاتے ہیں ہمارے اپنی efforts ہیں وہ ہم قانون کو اُس کے مطابق establish ضرور کرتے ہیں thank you۔

**جناب چیئرمین:** thank you۔ نصر اللہ خان زیرے صاحب۔

**سردار عبدالرحمن کھیٹران:** اس میں ایک مسئلہ ہے جس پر میں بولنا چاہتا ہوں۔

☆ بحکم جناب چیئرمین غیر پارلیمانی الفاظ XXXX کارروائی سے حذف کردئے گئے۔

جناب چیئرمین: سر میں نے floor دے دیا اس کے بعد آپ بولے۔

سردار عبدالرحمن کھٹریاں: آپ کی بات بالکل صحیح ہے لیکن میں ایک چیز کا addition کرنا چاہ رہا ہوں Minister کی تھی ایک ہاؤس کے ساتھ کہ یہ جو ہمارے local officer ہے اُن کی promotion کی تھی ایک ہاؤس کے ساتھ کہ یہ جو ہمارے 8 میں سے انہوں نے 9 میں سے اُس کا سلسہ وہ یہ کریں گے وہ آج تک نہیں ہوا ایک بات۔ ابھی میری CCPO کوئی سے بات ہو رہی تھی اور Home Minister صاحب آپ کی توجہ کے لیے اس کو میں نے کہا کہ اُس نے کہا کہ جو یہ سپریم کورٹ کا آرڈر ہے ہم نے ختم کر دی میں نے کہا کہ ایک بندہ آج بھی وہ post hold کر رہا ہے جس کا نام فاضل بٹ ہے اور وہ کہتا ہے نہیں اسکو ہم DSP سے SP اور DSP سے inspector سے بھی نیچے لے آئے میں نے کہا نیچے لانا مجھے IG آپ بنا دوں مجھے قید میں رکھو تو بہتر ہے وہ آج بھی ATF کو command کر رہا ہے اور آج بھی MT اُس کے پاس ہے MT میں جو ہوتا ہے وہ آپ کو جناب چیئرمین! پتہ ہے ہمیں بھی پتہ ہے کہ ڈیزل کہاں بلکتا ہے اور فلٹر کہاں بلکتا ہیں نا۔ لیکن وہ اُس کا کوئی جواب نہیں دے سکا ابھی Honourable Speaker کے چیئرمین میری بات ہوئی تو میری ہوم منٹر سے گزارش ہے کہ اس کی توبات کر رہے ہیں کہ جی ادھر سے ہم اپنے اختیارات لے آئیں گے جو آپ کے پاس اختیارات ہے کم از کم ایک Honourable Member کو ہے اور نشاندہی کر رہا ہے اس کی کے سامنے نشاندہی کر رہا ہے ایک ذمہ دار شخصیت کی حیثیت سے کہ آج بھی وہ post hold کر رہا ہے وہ بدستور اُس کی گاڑیاں 28-28 گاڑیاں حالانکہ ہمارا جو ٹرینک کا SSP ہے اُس سے زیادہ قابل جیسے انہوں نے فرمایا ہے اس سے زیادہ قابل آدمی میرا خیال ہے اس پولیس میں نہیں ہو گا honest قابل۔ لیکن 28-28 گاڑیاں دوسرے صوبوں میں ہمارے صوبے کا ڈیزل، فلٹر، ڈرائیور وغیرہ گاڑیاں بڑی گاڑیاں آج بھی وہ لے گئے ہیں افسروں کہتا ہے کہ میں تو فلاں کو پہنچاتا ہوں فلاں کو پہنچاتا ہوں میں کسی کا تو مہربانی کر کے اس کی بھی وضاحت فرمادیں کہ جو ہمارے local officer بیٹھے ہوئے ہیں for God sake کہ آپ لوگ ان سے وہ مدد ملتے ہیں وہ پنجاب کی اسمبلی یا KPK کی یا سندھ کی اسمبلی اُن کے لیے کچھ بھی نہیں کریں گی اُن پر ترس کھائے انہوں نے شہادتیں دی ہیں 26-26 سال ہو گئے آپ چلے جائیں گے دوسرے آئیں گے وہ ایک دو سال گزار کر retirement اور قاضی کی طرح پھر گھر کے دروازے پر اُن کو پھر تقلیل کر دیا جائے گا تو میری request ہے دست بستہ kindly اُن دو چیزوں کو دیکھیں۔

جناب چیئرمین: last-thank you اس پر سب بولیں گے نہیں نہیں نصر اللہ خان زیرے بھی۔

اس پر سب بولیں گے کھوسہ صاحب آپ کو دو نگاہیں point of order تو نمٹادیں اس کو تو نمٹادیں پھر میں آپ کو دے دیتا ہوں سر۔ سراس کو نمٹائیں۔

**میراٹھار حسین خان کھوسہ (وزیر مکمل خوارک):** میں بہت پہلے سے ٹائم مانگ رہا ہوں آپ کو پہنچیں کیوں دوسروں سے زیادہ دچکپی ہے۔

**جناب چیئرمین:** کھوسہ صاحب یہ point of order سب جو بی بی نے پیش کیا سب اسی پر بات کر رہے ہیں جب یہ بات کریں گے میں آپ کو دو نگاہیں۔

**جناب نصراللہ خان زیری:** جناب چیئرمین آپ کا شکر یہ کہ آپ نے مجھے بولنے کا موقع دیا جس طرح محترمہ نے کہا کہ گزشتہ دن لکپاس کے قریب ایک بڑا حادثہ ہوا، کوچ کا۔ جس میں کم و پیش 9-10 قیمتی جانیں ضائع ہو گئی جان بحق ہو گئے لوگ متعدد لوگ زخمی ہو گئے ہیں یقیناً یہاں پر National Highway Authority ہے جو سڑکوں کو بناتا ہے اور اس کے علاوہ Motorway Police بھی ہے کیا Motorway Police اپنے فرائض صحیح طور پر انجام دے رہی ہے؟ کیا وہ ٹریک کے گاڑیوں کے رفتار کو وہ چیک کر رہے ہیں؟ آئے روز اتنے حادثات ہوتے ہیں اتنے لوگ ٹریک حادثات میں مرتے ہیں کہ انکا کوئی حساب کتاب نہیں ہے اسی لیے آج ایک transporter کا بیان ہے جو بڑا ہم ہے اس نے کہا ہے کہ یہ تمام سڑکیں جو ہیں لکپاس یہ ڈیزیل سے تمام سڑکیں ناں بیگی ہوئی ہیں۔ تو وہ اس کا کہ پھسل جاتی ہیں گاڑیاں اس کی وجہ سے یہ حادثات پیش آتا ہے یہ نسٹر صاحب اس پر فوری طور پر action لے لیں کہ کیا واقعی اس قسم کا مسئلہ ہے؟ کہ گاڑیاں پھسل جاتی ہے سڑک پر اور اس سے جو ہے نا معمولی غلطی سے دس قیمتی جانیں ضائع ہو گئی ہیں۔ تو یہ اس سلسلے میں آپ موڑوے پولیس کو بھی اس حوالے سے کم از کم آج آپ ruling دے دیں Motorway Police کو یہاں بلا میں وہ ہمیں بریفنگ دے دیں کوئی چن شاہراہ ہے اتنی بڑی شاہراہ اتنی مصروف شاہراہ اس پر بھی حادثات ہوتے ہیں بہت ساری قیمتیں جانیں ہو جاتی ہیں خاص کر کوئی سے کچلاک، کچلاک سے یارو، یارو سے پھر آپ قلعہ عبداللہ کے طرف جائیں گے چن تک جائیں گے وہاں پر کافی حادثات ہوتے ہیں تو ان حادثات کو بچانے کے لیے تو انیں موجود ہیں ادارے موجود ہیں ان اداروں کو ہم active کرنا ہے اور ان سے ہم نے کام لینا ہے ان کے متعلقہ جو وزارتیں ہیں ان سے ہم رابطہ کریں تاکہ وہ اپنے اداروں کو فعال کر سکیں۔

**جناب چیئرمین:** جی بگٹی صاحب۔ بگٹی صاحب تمہیں بی بی کہتی ہے کہ میں بات کرلوں اس کے بعد آپ point of order کر لیں وہ کہہ رہی ہے کہ اسی point of order پر میں نے بات کرنی ہے۔ یہ conclude ہی نہیں ابھی

تک نمٹا ہے۔ نصراللہ خان زیرے صاحب آپ سے بگٹی صاحب سے request کرتا ہوں جب تک یہ بات کر لیں آپ کھوسہ صاحب کو لے کر آ جائیں سر۔ نہیں آغا لیاقت صاحب آپ بھی ساتھ چلیں جائیں کھوسہ صاحب کو لے آئیں thank you Sir

**محترمہ شمینہ خان:** شکریہ چیئرمین صاحب! یہ point of order پر بات شروع ہوئی یا سین بی بی نے بات کی میں اس وقت فلور پر نہیں تھی لیکن ابھی جوزیرے صاحب نے بات کی ہے کہ Motorway کے بھی کافی مسائل ہے تو میں خود ابھی سفر کر کے آئی ہوں کوئی ٹوکرا پچی، کراچی ٹو اسلام آباد میں گئی ہوں اور میرا خیال میں موڑ وے کی جو Authorities ہیں جو ان کا کام ہے میرے اپنے ڈرائیور کو دو بار چالان کیا گیا اور میں نے ان سے کوئی بحث نہیں کی مجھے بڑی خوشی ہوئی کہ وہ Check and balance رکھ رہے ہیں تو میرا خیال میں اس کی طرح سے توفیق رول کی طرف سے ایسا کوئی issue نہیں ہے جو میری اپنی observation ہے۔ اور اگر لوکل یا Province level پر میرے خیال میں منسٹر صاحب خود وضاحت کریں گے۔

**جناب چیئرمین:** کھیتراں صاحب please Sir جی سرفراز بگٹی صاحب - thank you Sir (اس موقع پر میرا اظہار حسین خان کھوسہ نے wake out ختم کیا اور مبران اسمبلی نے ان کو خوش آمدید کہا اور ڈیک بجائے)

**وزیر یحکمہ داخلہ و قبائلی امور:** اب میں نہیں بولوں گا اپنیکر صاحب آپ مجھے کھڑا کرتے ہیں پھر بھادیتے ہیں۔  
**ڈاکٹر حامد خان اچکزی (وزیر پی اینڈ ڈی):** ایک بات محترمہ نے کی اس کوشاید اُنہوں نے نوٹس لے لیا ہے وہ ہے ایک ڈرائیور 24 گھنٹے اگر ڈیوٹی دیتا ہے تو کم از کم جوان کی working hours ہیں تمام دنیا میں ایک ڈرائیور ہوتا ہے اُس کے 8 گھنٹے پورے ہوتے ہیں تو دوسرا ڈرائیور لے لیتا ہے اس کو آپ نوٹ کر لیں اس کو implement کر دیں۔

**جناب چیئرمین:** thank you ڈاکٹر صاحب ہے ڈاکٹر صاحب thank you - بگ میر صاحب کو بولنے دیتے ہیں اُس کے بعد بگٹی صاحب آپ نے conclude کرنا ہے۔

**میرا اظہار حسین خان کھوسہ (وزیر یحکمہ خواراک):** بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ سب سے پہلے تو میں آپ کو مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ آپ یہاں بیٹھے ہیں۔

**جناب چیئرمین:** thank you Sir

**وزیر خوراک:** اور بہت خوشی ہوئی اور ہمیں بہت خوشی ہوئی کہ آپ آئے ہم حقداروں کو حق میں گالیکن ایسا نہیں ہوا۔

**جناب چیئرمین:** ابھی بھی آپ کو وقت چاہیے جتنا بھی چاہیے۔

**وزیر مکملہ مکملہ خوراک:** وہ بھی ڈاکٹر صاحب نے مہربانی کی وہ کھوسہ کہتا ہے کہ کب سے ہاتھ اٹھا رہا ہے کہ سے اٹھ رہا ہے آپ میری طرف نہیں دیکھ رہے تھے۔

**جناب چیئرمین:** وہ اس لیے کہ point of order پر سب بول رہے تھے تو میں وہ point of order کاٹ نہیں کر سکتا۔ یہ نیا point of order ہے آپ کا وہ دوسرا تھا تو پھر cut off ہو جاتا ہے۔ Sir thank you.

**وزیر خوراک:** کوئی بات نہیں کوئی بات نہیں سراور دوسری بات میں نے قراردادی پرسوں میں نے قرارداد جمع کروائی جس میں میں ہوں سردار کھیت ان صاحب ہے اور ساتھ میں حاجی محمد خان، نواب شاہوی صاحب وہ قرارداد ہماری آج نہیں لائی گئی، بڑا ہم مسئلہ تھا وہ آج میں point of order پر بات کر رہا ہوں۔ پہلے تو کیوں نہیں آئی۔

**جناب چیئرمین:** اس میں میرا ظہار حسین کھوسہ صاحب آپکی جو قراردادی اسمبلی سیکریٹریٹ کو 6 اپریل 2017 کی نشست کے دوران موصول ہوئی تھی۔ جبکہ اسمبلی قواعد و انصباط کارکے قاعدہ 103 کے تحت رکن اسمبلی کو قرارداد پیش کرنے کیلئے تقریباً 7 دن کا نوٹس، جبکہ وزیر کیلئے 3 دن۔

**میرا ظہار حسین کھوسہ:** سر! وہ ٹھیک ہے ہمارے لیئے یہی ہے۔

**جناب چیئرمین:** اس وجہ سے next اجلاس میں وہ آجائیگا۔ جی کھوسہ صاحب۔

**میرا ظہار حسین کھوسہ:** کوئی بات نہیں۔ سر ہمارے ہاں نصیر آباد، جعفر آباد، صحبت پور، سیکھی، مچھ۔ جس میں سارا area آ جاتا ہے۔ بجلی کا بہت بڑا بحران ہے۔ especially صحبت پور۔ وہاں پر ہمارے ہاں 6 فیڈر ہیں۔ حیردین فیڈر، اظہار فیڈر، اسکے ساتھ شاہی واہ، خیر واہ۔ وہاں پر XEN صاحب، SDO صاحبان بھتہ خوری کرتے ہیں۔ ایک فیڈر پر 50 لاکھ روپے بھتہ آتا ہے۔ جو ریونیو کو جائے یہ تو اچھی بات ہے کہ ریونیو کو جائے۔ لیکن XEN نے وہاں پر اٹھ مچائی ہوئی ہے۔ لٹ کہتے ہیں نا۔ چکیوں سے بھتہ خوری، ملوں سے بھتہ خوری۔ وہ کہتے ہیں کہ بھائی میں دونہ دو ہمیں بھتہ دو۔ یہ حالت ہے وہاں واپٹا کی۔ 50 سینٹی گرین گرینی ہے وہاں پر لوگ وہاں پر سخت تکلیف اور پریشانی میں ہیں۔ تو اس لیے آج میں آپکی اسمبلی کے توسط سے یہاں سے رو لنگ دیں۔ C.E.O. کو بلائیں۔ 24 گھنٹے میں 18 گھنٹے بجلی نہیں ہے۔ 8 گھنٹے بچتے ہیں۔ 8 گھنٹے وہ کسی اور نظر ہو جاتے ہیں اُنکے۔ بہت بڑا بحران ہے۔ بہت تکلیف ہے وہاں پر۔ بہت پریشانی ہے وہاں پر۔ اس بھتہ خوری کو ختم کیا جائے۔ اور رو لنگ دیں۔ C.E.O. کو بلائیں اور اسکے خلاف سخت کارروائی کیجاۓ۔

جناب چیئرمین: کھوسہ صاحب! یہ کیونکہ آپ کی قرارداد جمع ہو چکی ہے next جو سیشن ہوگا اُس میں جب قرارداد پر تمام بحث کر لیں گے۔ منظوری کے بعد پھر ہم C.E.O کو یہاں پر ٹالیں گے اگلے اجلاس میں۔

میراٹھار حسین کھوسہ: جی بہت شکر یہ سر۔

جناب چیئرمین: جی سرفراز بکٹی صاحب!

وزیر داخلہ: جناب اسپیکر! اب تو میں بھول گیا ہوں۔ کھوسہ صاحب نے بھی 18 اور 8 یہ دن جو ہے 24 گھنٹے کا کر دیا۔ تو ابھی ہمیں بھی لگ رہا ہے کہ دن بڑے ہو گئے۔ کیتھران صاحب نے points 2 پر باتیں کیں ہیں۔ ایک کا تو فاضل بٹ صاحب کا ذکر کیا ہے۔ مجھے اُس کا علم نہیں ہے۔ میں پتہ کروں گا۔ اور اس پر ہم ایک انکواری کریں گے۔ اور انہوں نے بڑے serious allegations بھی لگائے ہیں کہ ڈیزل کا ہے یا باقی چیزوں پر ہیں۔ جس کرپشن کی نشاندہی کی ہے۔ میں گزارش کرتا ہوں کہ ایک written application وہ جمع کر دیں۔ اُس پر ضرور کارروائی کریں گے۔ ویسے بھی وہ Honorable Member ہے۔ میں ویسے بھی کارروائی کروں گا۔ ایک انکواری بھائیں گے۔ دوسرا جو issue ہے جناب اسپیکر! وہ بہت اہمیت کا عامل ہے۔ ذاتی طور پر میں سردار صاحب سے agree کرتا ہوں۔ بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ اس ایوان میں جتنے بھی لوگ ہیں یا بلوچستان سے تعلق رکھنے والے جتنے بھی لوگ ہیں وہ سب اس سے agree کرتے ہیں کہ ہمارے جو اپنے آفیسرز ہیں پولیس آفیسرز ہیں۔ اُنکے پر موشن ہونی چاہیے تاکہ وہ اس cadre میں رہیں۔ ایک ٹائم ایسا آنے والا ہے۔ اگر موجودہ صورتحال رہی۔ establishment division کا اگر یہی پالیسی رہی تو within 1,2,3 years ہمارے جتنے سینئر لوگ ہیں وہ سارے کے سارے ریٹائر ہو جائیں گے۔ اور اُنکے بعد آپکو بلوچستان پولیس میں کوئی بھی، ایک بھی بلوچستان کا آفیسر نظر نہیں آیا گا۔ (ڈیکس بجائے گئے)۔ لیکن اس میں جو issues آرہے ہیں establishment اس کو اس کو legislation ہونی ہے۔ اس پر فیڈرل گورنمنٹ ہمارے ساتھ division involve ہے۔ اس پر میں نے سیکرٹری ہوم کو پچھلے کو بھی direct کیا تھا۔ یہ دیکھیں آپ نے کہا تھا point of order کے بعد جاؤ گا نہیں۔ آپ بیٹھ جائیں۔ نہیں نہیں آپ بیٹھیں رحمت کو بھی ادھر ہی بُلا لیتے ہے اسی شرط پر، اسی ضمانت پر تو آپکو باری دیجئے پہلے۔ جناب اسپیکر! تو اس پر ہم چیف منسٹرو ہی on board ہے۔ already ہم نے ان سے بھی request کی ہوئی ہے۔ ہم فیڈرل گورنمنٹ سے اس پر بات چیت کر رہے ہیں۔ اور خواہش ہماری بھی وہی ہے جو سردار صاحب کی ہے۔ ظاہر ہے فیڈرل گورنمنٹ نے legislation اس پر کرنی ہے۔ اس میں K.P government involve ہے۔ اس میں سندھ گورنمنٹ involve ہے۔ تو یہ ایک بہت بڑا subject ہے۔ میں ایک دفعہ پھر، ظاہر ہے

میں جھوٹ نہیں بولوں گا فلور پر جو issue for last many months کو میں بھول گیا تھا۔ اور اس پر میں نے کوئی پیش رفت یا دوبارہ اُن سے پوچھا نہیں ہے۔ میں آپکا شکرگزار ہوں کہ آپ نے دوبارہ یاد دلایا۔ Monday کو انشاء اللہ will write again next session کے confirm میں میں پھر آپ کو progress دیں گے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: جعفر خان مندوخیل صاحب۔

وزیر مال، ایکسائز اینڈ میکسیشن، ٹرانسپورٹ: شکریہ جناب اسپیکر صاحب! Home Minister صاحب بھی۔ آج وہ بل کمیٹی نے پیش کر دیا تھا۔ میں نماز پڑھنے کیلئے گیا تھا۔ ایک تو request کرتا ہوں کہ وہ آج ہی اسکو فارغ کر دیں اگر۔ میں نماز پڑھنے چلا گیا تھا۔ ادھر نماز پر کھڑا تھا۔ اگر منظور کروادیں، بہتر ہو گا آج کے دن ہی۔

جناب چیئرمین: جعفر خان صاحب! طریقہ کاری ہے کہ جو پیش ہوا ہے وہ ممبر پڑھ لیں گے۔ 11 تاریخ والے اجلاس میں وہ مندرجہ ہے۔ ٹھیک ہے جعفر صاحب؟

وزیر مال، ایکسائز اینڈ میکسیشن، ٹرانسپورٹ: O.K - کیونکہ یہ پہلے پیش ہوا تھا پھر کمیٹی کے پاس گیا تھا۔ کمیٹی نے Vetting کر کے بھیجا ہے۔

جناب چیئرمین: تو 11 تاریخ والے اجلاس میں جعفر خان صاحب، ہم اسکو فارغ کر دیتے ہیں۔

وزیر مال، ایکسائز اینڈ میکسیشن، ٹرانسپورٹ: دوسرا یہ ایک موڑوے کی جو ذکر ہوئی تھی۔ باقی کوئی، کراچی جو آپ کا نیشنل ہائی وے ہے۔ یہ جو ہے انتہائی From Zob to Quetta, karachi dangerous بن گیا ہے۔ بہت زیادہ accidents ہو رہے ہیں۔ اس میں جب میرا Cousin تھا اسد خان۔ نگران حکومت میں۔ اُس نے موڑوے پولیس بھی منظور کی تھی۔ لیکن کیونکہ بلوچستان کا تھا۔ کوئی pursue کرنے والا نہیں رہ گیا۔ پھر اگر کسی زور آور کو ہوتا تو اُسکو شاید بھی جاتا ہے۔ اُس وقت یہ approval بھی ہوئی ہے اس موڑوے پولیس کی۔ جب تک موڑوے پولیس ادھر نہیں ہو گی ٹریک کا کنٹرول کم سنبھالا جائیگا۔ وہ بہت زیادہ حادثات ہو رہے ہیں۔ دوسرا as Minister F.C transport میں F.G side سے ایک شکایت ہے بہت زیادہ۔ میں کو لیٹر بھی لکھ چکا ہوں۔ لیکن زور آور لوگ ہیں۔ اتنا بھی زور آور نہ بینیں کہ سب کے اوپر زور آوری کریں۔ کراچی سے جو legal پٹیروں، ڈیزیل آر ہا ہے اُسکو 3,3 دن تک کھڑا کیا جاتا ہے لکپاس چیک پوسٹ پر۔ جبکہ اُس سے صرف 2 کلومیٹر 3 کلومیٹر تھان کا چیک پوسٹ ہے۔ اگر آپ کھڑا کرتے ہیں تو اُس چیک پوسٹ پر کھڑا کر دیں۔ کیونکہ ایران side سے آ رہا ہے۔ یہ جو legal آ رہا ہے۔ وہ

documents کے refinery documents کھادیتے ہیں۔ باقاعدہ documents کھادیتے ہیں۔ دوسرا کھادیتے ہیں۔ تیسرا کھادیتے ہیں۔ لیکن اُسکے اوپر کوئی عمل نہیں کرتے ہیں۔ بولتے ہیں کہ نہیں بھتہ دیکر کے جاؤ۔ اور بھتہ بھی فی ٹینکر پر نہیں 20 ہزار روپے مانگ رہے ہیں یا کتنا مانگ رہے ہیں۔ legal کا جو ہے۔ تو ادھر بکتا ہی نہیں ہے۔ میراپنا پڑوں پمپ ہے ایئرپورٹ روڈ پر۔ 200 لیٹر ڈیزیل بکتا ہے۔ کیونکہ وہ legal ہے۔ آپکی ایرانی ڈیزیل جو ہے وہ اُس سے 25 روپے ستا ہے فی لیٹر 22 روپے ستا ہے تو لوگ ایرانی ڈیزیل آتا ہی نہیں ہے۔ پڑوں آتا ہے اُسکو بھی 3,3-2,2 دن تک کھڑا کرتے ہیں۔ پھر میں نے G.I.F.T کو ایک لیٹر لکھا۔ پتہ نہیں کیوں نہیں سمجھتے ان چیزوں کو۔ اس ترتیب کونہ خراب کریں۔ جمہوری process ہے۔ میں concern Minister ہوں۔ وہ کہتے ہیں کل پھر جب وہ پہیہ جام کرتے ہیں یا ٹریفک روکتے ہیں۔ ابھی پچھلے دنوں انہوں نے اسی پوائنٹ پر main point اُنکا یہی تھا پورے پاکستان میں ڈیزیل ٹینکر کے ہوتے ہیں۔ پھر Federal government, Provincial government فوج اور سارے ہلے ہوئے تھے کہ ہمارے تمام چیزیں بن جائے۔ انہوں نے یہ دھمکی دی ہے کہ اگر legal وہ کہتے ہیں کہ تفتا ن route کو 10 مرتبہ بلاک کر دیا۔ لیکن یہاں جو آتا ہے ثبوت بھی پیش کیئے اور میں words دے رہا ہوں اسی میں کہ حقیقت میں کہ 3,3 دن تک جو legal آ رہا ہے۔ ہاں illegal کو کوئی نہیں روکتا ہے کیونکہ اُنکا line ہے illegal کو کوئی نہیں روکتا ہے۔ legal کو discourage کرنے کیلئے ابھی پڑوں normally آپکے پمپ پر تقریباً legal بکتا ہے۔ ابھی اتنا زیادہ وضاحت بھی مت انگو مطلب وہ ایرانی والوں کو نہیں روکتا جاتا ہے۔ کراچی سے جو ٹینکر آتا ہے اُنکا شکل بھی معلوم ہے۔ وہ trucks ہے۔ جو انہوں نے فل بھی کیا ہوتا ہے صرف refinery کا اُنکے ساتھ draft بھی ہوتے ہیں۔ ریفارنری کا لیٹر بھی ہوتا ہے۔ جو انہوں نے فل بھی کیا ہوتا ہے اس پر آج کوئی point اٹھا کر کے انکو کہہ دیں کہ کم از کم کسی اُسکو۔ اسی میں سمجھتا ہوں کہ آپ as a Speaker کو تو آپ تنگ نہ کریں۔ اور یہ حقیقت میں illegal کو تنگ نہیں کرتے وہ اگر کوئی شکایت کر دیں بولتے ہیں وہ آکر کے ملبوثاء والے اُسکی گٹھائی شروع کر دیتے کہ آپ کون ہوتے ہیں ہم کو سمجھانے والے۔ کہتے ہیں کہ وہ ٹرک جارہا ہے وہ ٹرک جارہا ہے۔ بولتے ہیں یہ XX کا ہے یہ فلا نا کا ہے اسکو ہم نہیں پکڑ سکتے ہیں (شور شراب) تو یہ ہمارے جیسے لوگ ہوتے ہیں انکو پکڑتے ہیں۔

جناب چیئرمین: گیلو صاحب! جعفر خان کو بولنے دیں۔

وزیر مال، ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن، ٹرانسپورٹ: از راہ مذاق ایک بات کی ہے۔ اب مجھے پتہ ہے۔ نہیں نہیں۔ مطلب جو

illegal کام ہے۔

جناب چیئرمین: جی جعفر خان۔

وزیر مال، ایکسائز انڈسٹریکسیشن، ٹرانسپورٹ: اُس سے یہ کہ کل ہمارے صوبے کیلئے مسئلہ بنے گا۔ کوئی پہیہ جام کریں گے یا وہ ڈیزیل کی سپلائی روک دیں گے تو آپکا یہ شہر دون نہیں چل سکتا ہے۔ اسکا مسئلہ پھر سارا catering Provincial government پر آتا ہے (۔۔۔ مدخلت۔۔۔)

جناب چیئرمین: گیلو صاحب! آپ please بیٹھیں فلور اسکے پاس ہے۔ میں آپ کو فلور دے دیتا ہوں۔ فلور اسکے پاس ہے گیلو صاحب۔ یہ جعفر صاحب نے نام لیا کارروائی سے حرف کیتے جائیں۔ thank you گیلو صاحب۔ \*XX والے جو الفاظ اپنے الفاظ اپنے لیتا ہوں۔ وہ کہتے ہیں کہ چلو یہ جعفر خان کا ٹرک ہے اسکو کچھ نہیں کہنا۔ برابر کر دینے ہیں حساب۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے جعفر خان صاحب۔ Thank you۔

وزیر مال، ایکسائز انڈسٹریکسیشن، ٹرانسپورٹ: لیکن یہ serious problem ہے۔ میرا اپنا C.I.G-F.C.I. اسے بھی گزارش ہے۔ اور Home Minister صاحب سے بھی میں یہ کہتا ہوں کہ as a اس پونکٹ کے اوپر توجہ دے دیں۔ وہ روک رہے ہیں کی دفعہ میں assurance دلا چکا ہوں۔ پھر میں نے written I.G (F.C) کو لکھا ہے با باغدا کیلئے وہ ادھر تھان route سے آتے ہیں۔ ابھی ہم سب اسی روٹ سے روزانہ جاتے ہیں۔ 2 کلومیٹر کے بعد اسکا آتا ہے یہ لکپاس۔ اسکو روکیں ادھر تک روک لیں۔ اب کراچی side documentation everything ہوتا ہے۔ اسکو کیوں روکا جاتا ہے؟ ظاہر ہے کہ کس لیئے روکا جاتا ہے۔ پھر کیتھا ان صاحب مجھے پوچھ رہے ہیں کہ کیوں روکا جاتا ہے۔ تو اسکی میں وضاحت نہیں کروں گا۔ لیکن اتنا بھی تو نہیں ہونا چاہیے کہ ہماری ناک کے نیچے، ہماری اپنی اُس چیز کے under پھر ہماری کیا عزت رہ جائیگی یا اُنکی کیا عزت رہ جائیگی؟ ناں ہماری کوئی عزت رہے گی کہ بھائی ٹھیک ہے جو اس ملک میں legal کام کرتا ہے اسکو تو ڈنڈے دیئے جاتے ہیں۔ جو illegal کرتا ہے۔ وہ کہتے ہیں جو legal گزرتے ہیں وہ ڈرائیور کہہ رہے تھے ماکان کہہ رہے تھے ٹرانسپورٹ والے کہہ رہے تھے۔ مطلب اُنکی پوری ایسوی ایشن ہے پڑولیم ڈیلرز کے، بولتے ہیں کہ جب نشاندہ ہی کرتے ہیں کہ بھائی اسکو کیوں نہیں روکھتے۔ یہ تو سیدھا آرہا ہے۔ سب کو معلوم ہے کہ کونسا ٹرک ہے۔ جعفر خان کا کونسا

☆ بحکم جناب چیئرمین غیر پارلیمانی الفاظ XX کارروائی سر حذف کیئے گئے۔

ٹرک ہے۔ سب کو یہ معلوم ہے۔۔۔ (مداخلت و آوازیں)

جناب چیئرمین: ڈاکٹر صاحب! فلور جعفر خان کے پاس ہے۔

وزیر ملکہ مال، ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن، برنسپورٹ: تو میری Home Minister صاحب سے بھی یہ گزارش ہے۔ چیف نسٹر صاحب ادھر موجود نہیں ہے۔ لیکن اسمبلی کو میرے خیال میں توجہ دینی چاہیے میں اُسکو کہوں گا کہ بھائی حاضری کا ratio بہت کم ہو گیا اس طرح حکومت چلانے کیلئے تو تھوڑا محنت بھی کرنا پڑتا ہے۔ (ڈیک بجائے گئے) تو یہ ایک پارلیمنٹی روایات بھی ہے۔ یہ میرے خیال میں ہماری مسلم لیگ کی عادت ہے جب سرکار مل جائے بس ٹھیک ہے۔ پھر بعد میں رہ جاؤ۔ (مداخلت)۔

جناب چیئرمین: Thank you جعفر خان صاحب۔ ڈاکٹر صاحب! فلور جعفر خان کے پاس ہے۔ شور۔ جی ڈاکٹر صاحب آپ۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات: نہ تو XX صاحب کی بات کی جائے۔ نہ جعفر خان کی بات کی جائے۔ یہ ہمارا trade ہے۔ یہ ہمارا کاروبار ہے۔ بیشک بارڈر پر ٹیکس کریں۔ جب بارڈر پر آپ اندر آنے والے دیتے ہیں۔ پھر یہ legal ہے۔ یہ ہوئی نہیں سکتا ہے کہ آپ کا یہ Custom بیٹھے ہیں آپکا B.I. بیٹھا ہوا ہے۔ آپکا C.F. بیٹھے ہیں تمام borders پر سوائے ہمارے صوبے کے کسی بھی border پر جب ٹرک ملک کے اندر آ جاتا ہے۔ واگہہ ہو، تھر ہو، T.P.T. ہو اُسکو کوئی نہ چیخ کر سکتا ہے۔ نہ کوئی اُسکو illegal کہتا ہے۔ یہ ہمارے دو بیچارے بارڈرز ہے تفتان اور چمن کے۔ بھائی مت آنے والے جب یہ 17 ایجنسیوں کی موجودگی میں یہ آ جاتے ہیں پھر یہ legal ہے یہ ہمارا کاروبار ہے سوائے اسلحہ کے， drugs کے اور یہ دہشت گردی کا جو سامان ہے یہ سگنگ کے زمرے میں آتا ہے۔ باقی سب ہمارا trade ہے۔ this should be encouraged۔ (شور)۔

جناب چیئرمین: thank you

وزیر ملکہ داخلہ: جناب اسپیکر! یہ بہت important issue ہے۔ نشاندہی کی ہے جناب جعفر خان مندوخیل صاحب نے اور فاضل دوست ہمارے ڈاکٹر صاحب نے۔ smuggling is smuggling اُس میں یہ نہیں ہو سکتا ہے کہ کیا ہے کیا نہیں ہے۔ اس پر debate نہیں کر رہا ہوں میں۔ کسی بھی سگنگ کو کسی بھی طریقے سے being important جو بات کی نشاندہی کی ہے Frontier Corps بلوچستان کی طرف کرتا ہوں کہ اس اجلاس کے فوراً بعد (I.G.(FC) talk to I.A میں assure the Home Minister

سمجھتا ہوں کہ Frontier Corps بلوچستان جو آج سے 4 سال پہلی تھی جو آج سے 5 سال پہلے تھی وہ آج نہیں ہے۔ law and order کے حوالے سے جو انکی قربانیاں ہیں وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔ social sector میں وہ جتنا کام کر رہے ہیں وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔ یہ جو ایک طرف important چیز کی طرف نشاندہی کی ہے یا level پر شاید لوگوں کے نوٹس میں بھی نہ ہو۔ اسے assure you کہ میں اسکے فوراً بعد (F.C.G) سے بات کروں گا۔ اور اس issue کو completely resolve کر کے انشاء اللہ Next Session میں آپکے سامنے بھی رکھوں گا اور فاضل دوست کے سامنے بھی رکھوں گا۔ کسی کو اس چیز کی practice کی اجازت نہیں دی جاسکتی ہے کہ وہ بھتہ لیں 20,20 ہزار روپے لیں۔ جس طرح نام لیا جا رہا ہے۔ قطعاً اسکی اجازت نہیں دی جائیگی۔ انشاء اللہ ضرور اس پر کوئی نہ کوئی بات کریں گے۔ اور آپکو میں بتاؤں گا بھی۔

**جناب چیئرمین:** یہ اسی issue پر؟ میں صرف اس پر جعفر خان صاحب نے point raise کیا ہے۔ منظر صاحب نے insurance دے دیا ہے جعفر خان صاحب! تو next میں پھر جو سامنے چیز آجائیگی۔ اُس پر ہم مزید بات کر لیں گے۔ ٹھیک ہے جعفر خان صاحب۔

**وزیرِ محکمہ مال، ایکسائز اینڈ ٹریکسیشن، ٹرانسپورٹ:** اسکا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور words کا بھی مجھے سب سے زیادہ پتہ ہے کہ بھائی he will do it like he said that۔

**جناب چیئرمین:** thank you جعفر صاحب۔ جی بی بی شاہدہ رووف صاحبہ۔

**محترمہ شاہدہ رووف:** thank you جناب چیئرمین صاحب! میں نے آپ کی توجہ یہ دلانی تھی کہ اس سے پہلے بھی کئی بار کوئی کے جو issues ہیں، ان کے لئے Point of Order پر بھی لوگ اور ویسے بھی بات کرتے رہے ہیں اس ہاؤس کے اندر۔ پچھلے اجلاس میں جو مارچ میں ہوا تھا، اُس میں انہیں issues کے اوپر ایک کمیٹی بنائی گئی تھی۔ اور مجھے بہت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ایک مہینہ گزرنے کے باوجود بھی وہ کمیٹی اپنا ایک بھی میٹنگ call نہیں کر سکی ہے۔ تو کوئی جو اس وقت اتنے خطرناک مسائل میں گھرا ہوا ہے، جس پر جنگی بنیادوں پر کام کرنے کی ضرورت ہے، نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ Chair پر بیٹھا ہوا ایک بندہ اپنی روونگ دے دیتا ہے، کمیٹی بنادیتا ہے لیکن آگے کا کام اُس کمیٹی کے چیئرمین یا چیئر پر سن جو بھی ہے، انہوں نے کرنا ہوتا ہے۔ تو ایک مہینہ گزرنے کے باوجود تک، جیسے میں نے پچھلے اجلاس میں وہ جو بس اڈے کی طرف آپ لوگوں کی توجہ دلائی تھی، اُس پر وہ اُس کمیٹی کی formation ہوئی تھی اور اس میں کہا گیا تھا کہ کوئی کے ٹریفک کے مسائل جو ہیں، وہ بھی اُسی میں discuss کئے جائیں گے۔ تو ابھی تک ایک مہینے کے باوجود ایک میٹنگ بھی کال

نبیس ہو سکی، تو kindly اس کو بھی نوٹس میں لایا جائے۔

جناب چیئرمین: جی کھیتر ان صاحب۔

سردار عبدالرحمٰن کھیتر ان: شکر یہ جناب چیئرمین! میں ڈاکٹر حامد کی طرح تو زبردست نبیس کروں گا، آپ نے مجھے فلور دیا ہے میں اس کا شکر گزار ہوں، اور انہوں نے خود مانا ہے کہ جی ہمارا کاروبار ہے اسمگنگ، ٹیکس چوری، آپ خود یکھیں کہ وہ ایک ذمہ دار پوسٹ پر، وہ ایک ذمہ دار منسٹر ہے اور وہ اُس کو خود کہہ رہا ہے کہ جی جوان درآ جائے، وہ ٹیکس چوری۔ یہ ٹیکس چوری ہے۔ ڈاکٹر صاحب! آپ ریکارڈ نکالیں۔ ڈاکٹر صاحب نے خود فرمایا ہے۔ اندر جب آ جائیں، تو ہمارا کاروبار ہے۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات: میں نے کہا کہ جب اندر آ جائیں تو پھر کسی مائی کا لعل کا نہیں ہونا چاہیے کہ جدھر مرضی اُس کو لوٹ لے۔ اُس سے بھتہ لے، دیکھو! جناب چیئرمین۔

جناب چیئرمین: اُس میں یہ بات آئی تھی کہ ٹیکس ہو۔ ٹیکس کے بعد۔

سردار عبدالرحمٰن کھیتر ان: جناب چیئرمین! میں نے یہی گزارش کر رہا ہوں انہوں نے کہا کہ ہمارا کاروبار ہے۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات: جناب چیئرمین! اگر اس کو XXX\* نہیں ہے کہ واہگہ سے کوئی تک کسی کی بھی تلاشی نہیں ہوتی ہے، تھر سے KPK سے کوئی تک XXX تلاشی نہیں لے سکتا ہے، یہ صرف ہمارے بلوچ، پشتوں بیچارے ہیں، جو ہر \* XXX ایک اُس سے بھتہ لیتا ہے۔

سردار عبدالرحمٰن کھیتر ان: آپ نے اُس کو فلور نہیں دیا وہ بول رہے ہیں،

جناب چیئرمین: ڈاکٹر صاحب! سردار کھیتر ان صاحب کے بعد آپ کو فلور دے دیتا ہوں۔ اسمبلی کی کارروائی سے ایسے الفاظ حذف کئے جائیں۔ جی ڈاکٹر صاحب! وہ آپ کے ریکارڈ میں ہے۔ وہ الفاظ حذف کئے جائیں گے تمام الفاظ۔

سردار عبدالرحمٰن کھیتر ان: کیا آپ نے اُن کو اجازت دے دی ہے۔

جناب چیئرمین: ڈاکٹر صاحب! فلور کھیتر ان صاحب کے پاس ہے اُس کے بعد آپ بالکل فلور لے لیں۔ جی کھیتر ان صاحب۔ وہ الفاظ اسمبلی کی کارروائی سے حذف کیئے جائیں تمام ایسے الفاظ۔ جی کھیتر ان صاحب please continue۔ ڈاکٹر صاحب آپ مجھ سے مخاطب ہو جائیں۔ جی کھیتر ان صاحب۔

سردار عبدالرحمٰن کھیتر ان: جو import ہے، گورنمنٹ آف پاکستان کی ایک پالیسی ہے، اُس کا سلسلہ ہونا ہوتا ہے۔

تو اُس طریقے سے ہر آدمی اُدھر سے بارڈر سے cross کر کے اندر آ کر کہیں کہ یہ میرا کاروبار ہے۔ یہ تو غلط بات ہے۔

☆ بحکم جناب چیئرمین غیر پارلیمانی الفاظ XXX کارروائی سے حذف کیئے گئے۔

جناب چیئرمین صاحب! میں یہاں پر ایک اہم issue کی طرف آپ کی توجہ مبذول کراؤ نگا۔ اس سے پہلے یہی ڈیزیل پر یہ جوبات ہو رہی تھی۔ میں نے تو پچھلے اجلاس میں کہا کہ میں اس کی قسم کھاسکتا ہوں کہ وہ honest ہے۔ اپنی میں قسم نہیں کھاسکتا ہوں تو اس کو ایک مہینہ بیس دن میں SP لسیلے سے اٹھا کے لورالائی پھینک دیا ہے۔ پہلے تربت گیا، ادھر سے اڑا دیا اس کو، پھر کوئٹہ میں بیٹھا رہا ہے پھر اس کو بھیجا لسیلے، پھر لورالائی۔ مطلب rolling stone اس کو بنانا ہوا ہے۔ پھر زوں کمانڈر بیسی کا انور کھیت ان۔ تو اب وہ کیوں ٹرانسفر ہوا، اس کا کیا قصور ہے؟۔ اگر تو وہ dishonesty کیا ہے اس کو سروں میں رہنے کا حق نہیں ہے اس کو نوکری سے نکالا جائے۔ اور اگر وہ میں ذمہ داری سے کہہ رہا ہوں کہ مجھے ایس پی لسیلے کا چارج دے دیں 2 کروڑ روپے میں گورنمنٹ کو ٹیکس دوں گا 2 کروڑ خود کھاؤ نگا، 4 کروڑ میں آرام سے کما سکتا ہوں کسی کوشکایت بھی نہیں ہوگی۔ ڈیزیل مانیا اور یہ smugglers powerful اتنے documents ہو چکے ہیں۔ تو وہ میں پہلے بات کر چکا ہوں۔ اس پر مجھے کسی نے جواب نہیں دیا۔ اس دن فلٹر ہوم بھی نہیں تھے میں آج ان کے knowledge میں لا رہا ہوں کہ یہ حشر ہو رہا ہے ایک honest officer کا اور جو دوسرا ہے وہ MT ہے، فلاں اس ہے، پھر کہیں گے کہ اس کے ساتھ شاید ذاتی تھا۔ جناب چیئرمین صاحب! یہاں پر، یہ میرے پاس documents ہیں، میں اس کو property of the House بناؤ نگا۔ یہ اخبارات ہیں، اخبارات نے نشاندہی کی ہے آزادی اخبار نے اور ایک انگلش اخبار بلوچستان ایکسپریس نے۔ صوبائی مختصہ کے پاس 50 پوستیں نکلی ہیں۔ میرے پاس documents ہیں کہ انہوں نے treasury کی ہیں زوں کوٹھکا۔ اب under the table advertisement کوئی اعتماد میں الوں گا۔ جزل میرٹ کر کے۔ ہمارا دوست ہے، ہمارا مہربان ہے تین صاحب۔ آپ نے اور میں نے جمالی سے دستخط کرا کے دیئے ہیں۔ اس کی دستخط گورنمنٹ نہیں کر رہا تھا، مگری ہٹ چکا تھا، جان جمالی کے پاس وہ غرمان سلسلہ تھا، ہم نے اُن سے دستخط کرایا اس کو اُس سیٹ پر لے آئے آج اُسکے دو مہینے بچتے ہیں اُس کے بعد وہ ریٹائرڈ ہو رہا ہے، 50 کی 50 پوستیں وہ میرٹ کر کے اپنے من پسند افراد کو 20 تاریخ کو final interview کر کے وہ لگا رہے ہیں۔ میری ایوان سے گزارش ہے کہ یہ چپڑاں اسی، چوکیدار جو بھی اس کے لاء میں involve ہیں، ڈویژن level پر یہ ساری کوئٹہ کی یہ میرا سابقہ بنگلہ ہے، اس میں مسجد بھی میں نے بنائی تھی، اس میں اُن کا آفس ہے۔ یہ سارے ادھر کے نہیں ہونگے، ثروب سے بھی آئیں گے، بکران سے بھی آئیں گے آپ کا نصیر آباد، سی، قلات 6 ڈویژن ہیں۔ یہاں ڈویژن کوٹھے ہے جو اُنہوں نے advertise کیا تھا۔ ڈویژن کے level پر۔ وہ ساری چیز کو ہوا میں اڑا دیا ہے، اور ٹوٹل میں ذمہ داری سے کہہ رہا ہوں کہ یہ 50 آدمی پیشیں سے بھرتی ہو جائیں گے۔ مہربانی کر کے چیئرمین صاحب! آپ اپنے good office سے اور treasury benches سے، نواب شاہو اونی صاحب بیٹھا ہوا ہے، اور ڈاکٹر صاحب تشریف رکھتے ہیں،

شیخ جعفر خان ہیں، سارے جو منسٹر زاد صاحبان ہیں، میں اور مجید خان تو یہ وزگار ہیں، اکاؤنٹس کمیٹی کا بھی اُس بیچارے کو اتنا تنگ کر دیا کہ ابھی وہ کاؤنٹس کمیٹی بھی اُس کو بھول گئی ہے۔ تو مہربانی کر کے اس process کو رکاوائیں CM صاحب سے میری گزارش ہے کہ جیسے اُس نے جیل خانہ جات کا take up serious نوٹس لے لیں۔ پہلے بھی اس صوبے میں یہروزگاری ہے۔ پھر من پسند افراد جب تشریف لائیں گے تو وہ کیا ہو گا یہ آپ بھی بہتر جانتے ہیں اور ہم بھی بہتر جانتے ہیں۔ میں یہ فوٹو کا پی کر کے property of the House scandal کے 20 تاریخ کو final process کر رہے ہیں۔ اس کو رکاوائیں۔ اب عجیب تماشہ شروع ہو گیا ہے کبھی بھی نہیں ہوا ہے، میں نے منسٹر ایگری کلچر کے علم میں بھی لایا ہے سیکرٹری تشریف رکھتے تھے اُنکے بھی۔ کہ ایک آفسر ہے پہنیں میں، وہ جو نیز ترین ہے ڈیپارٹمنٹ نے اُس کو ٹرانسفر کیا ہے اور وہ جا کے کوڑ سے stay ہے۔ اور وہ زبردستی سیکرٹری کو، منسٹر کو، کسی کو نہیں۔ خود ہی process کر رہا ہے۔ ہمارے اپوزیشن کا ممبر ہے اُس کا فنڈر ہیں، اُس کو خود process کر کے، خود tendering کر رہا ہے۔ خود من پسند افراد کو دے رہا ہے۔ میں نے منسٹر صاحب کے علم میں بھی لایا ہے اور سیکرٹری صاحب کے علم میں بھی لایا ہے اُنہوں نے کہا ہے کہ ہم کوشش کرتے ہیں لیکن وہ اتنا زور آور ہے کہ کون اُس کو لایا تھا اور کیسے اُس کو stay ملا ہے۔ تو ایک جو نیز grade 17 کا آفسر اتنا Super Power ہو جائیں اور یہ جو مختسب کی بھرتیاں ہیں یا آئی جی جیل خانہ جات نے اپنے بیک قلم جنیش سے 200 آدمی بھرتی کر لئے۔ منسٹر اعلیٰ اور دوسرے اعلیٰ پتے نہیں یہ کیا، میرے سمجھ میں تو نہیں آ رہا ہے کہ یہ ہو کیا رہا ہے؟۔

جناب چیئرمین: thank you کھیڑان صاحب۔

وزیر مکملہ داخلہ و قبائلی امور: سردار کھیڑان صاحب نے ایک طرف نشانہ ہی کی کھیڑان صاحب کا ذکر کیا ہے، میں اس فلور پر کہتا ہوں کہ He is the most honest Police Officer in Balochistan. بہت دُکھ کے ساتھ مجھے یہ کہنا پڑ رہا ہے کہ پولیس کو ہم نے empower کیا تھا، پولیس کو ہم نے depoliticise کیا تھا۔ یہ گورنمنٹ کی ایک پالیسی تھی۔ ان کی کوئی بھی ٹرانسفر، پوسنگ ہوم ڈیپارٹمنٹ سے نہیں آتی ہے، from the first day I am not responsible for any transfer and posting of any policeman and any where in Balochistan. اچھا کام ہے وہ اُس نے کیا ہے، اور جو بُرا کام ہے تو مگری نے کی ہے۔ لہذا میرا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے، میں اس بات کی

تائید کرتا ہوں کہ وہ ایک Honest Officer ہے اُس نے لسپیلہ جاتے ساتھ ہی سب اچھے کام شروع کئے تھے۔ ڈیزل مافیا کے خلاف، اسمگلرز کے خلاف اُس نے بہت بہترین کارروائی کی۔ کیوں ٹرانسفر ہوا، کدھر گیا؟ اُس کے بارے میں میں عالم بھی ہوں اور اُس سے میں لائقی کا اظہار بھی اس فلور پر کر رہا ہوں۔ اور دوسرا سردار صاحب نے جو بھرتیوں کی بات کی ہے، کل honorable Chief Minister meeting نے ایک clear-cut کی۔ بڑی directions ہیں کہ کسی قسم کی کرپشن، کسی قسم کا لین دین، وہ برداشت نہیں کریں گے اور آج چونکہ چیف منٹر صاحب موجود نہیں ہیں صاحب مسٹلے behalf کے honorable Chief Minister کے behalf میں اس مسئلے کو بھی take-up کریں گے۔ کہیں بھی کسی بھی یہ بلوجتنی کا حق ہے، بلوجتن کے لوگوں کا حق ہے، مسٹر چیئرمین! ایک عجیب تماشہ ہے، یہ سب لوگ پتہ نہیں کہتے ہیں یا نہیں کہتے ہیں۔ وہ ہمارے دوست بیٹھے ہوئے ہیں، وہاں پر (آفسرز گلری میں)، اول تو آتا کوئی نہیں ہے۔ دو، چار بیٹھے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی عزت میں اضافہ فرمائے کہ یہ تشریف لے آتے ہیں۔ یہ لوگ کریں تو میرٹ ہے اور ہم کریں تو ہم چور ہیں۔ خدا کی قسم پیسے جو ہیں وہ bureaucrats ہیں۔ مان لیتا ہوں میں Floor of the House پر کہہ رہا ہوں کہ ہم اپنے لوگوں کو دیتے ہیں۔ میں اگر کسی بگٹی کو بھرتی کرتا ہوں وہ تو افغانستان سے تو نہیں آیا ہوا ہے، وہ ایران سے تو نہیں آیا ہوا ہے وہ امریکہ سے تو نہیں آیا ہوا ہے؟۔ ہے تو بلوجتن کا رہنے والا ہے۔ ہے تو بلوج پشتون، ہے تو اُسی حلقے کا ناں؟۔ یہ تو عجیب بات ہے کہ دو دو لاکھ ڈھائی ڈھائی لاکھ روپے لے کے آپ لوگوں کو بھرتی کرانا شروع کر دیں۔ اس کی اجازت کم از کم یہ صوبائی حکومت نہیں دے گی، نہیں ہوتے ہیں بھرتی تو لعنت ہوا یہی بھرتی پر نہ ہوں۔ کم از کم ہم اپنے دور میں وہ ولی بھرتی نہیں کرائیں گے جس میں غریب لوگوں سے چار چار لاکھ روپے لئے جائیں۔ تو میں assure کرتا ہوں اس ہاؤس کو میں چیف منٹر صاحب سے بات کروں گا اس مسئلے پر اور مختصہ صاحب ہمارے بھی دوست ہیں مہربان ہیں ہمارے لیکن اس طرح کی اجازت نہیں دی جائیگی، اگر زوٹ کوٹھے ہے تو وہ زوٹ کوٹھے میں تقسیم ہوگا، کسی ایک ڈسٹرکٹ پر نہیں ہوگا۔ اور پیسوں کا لین دین انشاء اللہ ختم ہوگا۔

**وزیر منصوبہ بندی و ترقیات:** اس بات کو آگے بڑھاتے ہوئے، کابینہ میں یہ فیصلہ ہوا کہ یہ ڈیپارٹمنٹ کریگی، پچھلا جو چیف سیکرٹری تھا، اٹھ کے کہا ”کہ بھئی! بالکل ایسا ہی رہے گا“، کوئی ہفتے کے بعد، 15 دن کے بعد پھر نو ٹیکنیش شروع ہوا ”کہ وہی کرو جو میں کہہ رہا ہوں“۔ اُس کو ٹیکنیکیون کیا گیا، چیف منٹر ہاؤس سے۔ اُس نے کہا ”کہ مجھے کوئی پتہ نہیں“۔ سیکرٹری الیس اینڈ ڈی اے جی کو فون کیا میرے سامنے اُس نے کہا ”کہ مجھے بھی کوئی پتہ نہیں ہے“۔ تو اس چیز کو discourage کرتے

ہیں۔ کہ cabinet اور وزیر اعلیٰ کی بات ہو۔ پھر His-highness نے corrigendum جاری کیا ”کہ یہ ڈیپارٹمنٹ میں ہونی چاہیے“۔

جناب چیئرمین: thank you ڈاکٹر صاحب، یہ دو تین پونٹ آف آرڈرز پر جو issues raise ہوئے تھے:

1- خاص کر جو معزز ارائیں تھے blue passport کے حوالے سے، اسلحہ لائنس کے حوالے سے، یہ issue جو blue passport کا ہے، وہ نہ صرف اس صوبے کا نہیں بلکہ تمام ملک میں تمام صوبوں کا ہے۔ اور مرکز سے related ہے، اس کے حوالے سے ہم وزارت داخلہ کی سطح پر انکو ہم ایک لیٹر بھی لکھتے ہیں اور جو کمیٹی constitute ہوئی تھی۔ لیٹر اس کو ضرور لکھتے ہیں اس حوالے سے۔

2- اور دوسرا یہ ہے کہ اسلحہ کے حوالے سے بھی ہم چوہدری نثار صاحب جو Interior Minister ہیں، اس کو اسلحہ کے حوالے سے بھی یہ لکھیں گے۔

3- جو خاص کر ارائیں نے بات کی کوئی ہم کے حوالے سے تو یہاں سے اس کیلئے ایک لیٹر بھی جائیگا۔

4- اور جو باقی نقطے تھے، ان پر وزیر داخلہ صاحب نے تمام ارائیں کو اپنے اعتماد میں لیتے ہوئے، جو جو انکے نقطے تھے یا اعتراض نہیں کئے جاتے ہیں۔ اور انہوں نے یقین دہانی بھی کروائی۔

5- اور جو موڑوے ٹریفک کے حوالے سے ایک point آیا تھا، ایک اہم issue تھا، اس کے حوالے سے بھی ہم موڑوے کو ایک لیٹر لکھیں گے اور یہاں پر ان کے ساتھ آپ لوگوں کی meeting کر دیں گے، جو آگے ہوگا۔

thank you.

اب اسمبلی کا اجلاس بروز منگل مورخہ 11 اپریل 2017ء بوقت 4:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس دوپہر 01:00 بجے 50 منٹ پر اختتام پذیر ہوا)